دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران و عالمی شہرت یافتہ نعت خواں

بلبلِ روضۂ رسول ﷺ

حضرت علامہ مولانا الحاج قاری محمد مشتاق احمد خان قادری عطاری رضوی المدنی رحمۃ اللہ علیہ

کے قلم سے لکھی گئی نعتوں کا اور ان کی شان میں لکھی گئی منقبتوں کا

اور ان کی یاد میں لکھے ہوئے نصیحت آموز پرسوز اشعار کا مجموعہ

یادِ مشتاق عطاری

مرتب:

ابو الضیاء شیخ محمد منور علی قادری عطاری

مکتبہ فیضانِ مشتاق عطاری کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران و عالمی شہرت یافتہ نعت خواں، عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بلبلِ روضۂ رسول، خوش الحان، شیریں سخن اور مایہ ناز ثناء خوانِ رسول، فنافی الشیخ وفنافی الرسول، محبوبِ عطار، تصویرِ شریعت وسنت، عارفِ حقیقت، عالمِ شریعت، واقفِ طریقت ......

مبلغِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا الحاج القاری ابو العبید

محمد مشتاق احمد خان

قادری عطاری رضوی المدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ جن کی بے پناہ محبت اور شفقت سے مستفید ہو کر یہ کتاب

بنام یاد مشتاق عطاری

آپ کے ہاتھوں میں آئی ہے۔

طالبِ دعاو مغفرت

محتاجِ کرم

ابو الضیاء شیخ محمد منور علی قادری عطاری

نوٹ:۔ واضح رہے کہ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق ہندوستان کے شہر مُراد ابا گاؤں مینہ ٹھیر کے رہنے والے ہیں لہٰذا آپ کی مادری زبان اُردو ہے باقی معلومات آپ کی سوانح حیات مشتاق عطاری میں اس بات کا تذکرہ کیا جائے گا۔ ابو الضیاء عطاری

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ وعلیٰ آلك واصحابك یا حبیب اللہ

جناب حضرت علامہ مولانا ابوالنور محمد نثار علی اُجاگر

(فارغ التحصیل دارالعلوم امجدیہ کراچی)

محبتوں کے امین

وہ کیا نہیں تھے، وہ سب کچھ تھے کئی خوبیوں سے مرسع و مجمع تھے کئی کمالات ان میں موجود تھے، وہ پاکیزہ فکر کے مالک تھے، وہ مجسمہ شرافت تھے، وہ سرتاپا اخلاق تھے، وہ گل سرسبز تھے، حقیقت میں وہ محبتوں کے امین تھے۔

جو زندگی سے گزر جائیں یاد میں ان کی
لحد میں ان کی ہمیشہ چراغ جلتے ہیں

حضرت مشتاق قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آسمانِ نعت پر نمودار ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک رخشندہ ستارہ کی حیثیت سے آسمان شہرت پر چمکنے اور دمکنے لگے۔ نعت خوانی ان کی پہچان بنا۔ آپ کا شیریں لہجہ، لوگوں کے اذہان و قلوب کو مسخر کرنے لگا ایک بہت بڑی تعداد ثناء خوانوں کی ایسی نظر آنے لگی جنھوں نے آپ کے انداز کی پیروی کی چونکہ آپ بزرگوں سے انتہائی عقیدت رکھتے تھے آپ نے بزرگوں کے کلام کو ہی حرزِ جاں بنالیا بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، حضرت مولانا حسن رضا خان بریلوی، مفتی اعظم ہند حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان، صوفی جمیل احمد رضوی قادری (رحمہم اللہ تعالیٰ) اور امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ العالی کے کلام محفل میں پڑھا کرتے تھے۔ جن کی گونج آج بھی سنائی دیتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ شاعری کے رموز و اسرار سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔ وہ فن شاعری میں نعت کہنے کیلئے خونِ جگر چاہتے تھے لیکن دعوتِ اسلامی کے کاموں میں زیادہ مائل ہوگئے۔ لیکن قبیلہ حسان سے تعلق جوڑ کیلئے چند نعتیں آپ نے کہیں جو کہ کلامِ مشتاق کے نام سے آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ آپ نعت دل کی اتھاہ گہرائیوں سے کہتے اور سادگی و سہل کے قائل تھے اور صفحہ قرطاس پر مافی الضمیر با آسانی بیان کردیتے بسا اوقات ایسی بات کہہ جاتے ہیں کہ بصیرت کا جہان اُجاگر ہوجاتا ہے۔

ثناء خواں تھے وہ قاری تھے مبلغ تھے وہ نگراں تھے
وہ تھے قدرت کا اک تحفہ مرے مشتاق ایسے تھے

مرے دامن میں جتنی دعاؤں کا اثاثہ ہے سب مشتاق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں نذر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کی لحد کو رحمت و رضوان کے پھولوں سے بھر دے۔ آپ کے ہاتھوں میں کتاب بنام "یادِ مشتاق" آرہی ہے جسے مشتاق قادری کے حقیقی عاشق شیخ محمد منور علی عطاری نے بڑی محنت اور جانفشانی سے مرتب کیا ہے کہ اور یہ مشتاق قادری علیہ الرحمۃ پر کام کرنے کا بڑا پُر جوش جذبہ رکھتے ہیں اس سے قبل مشتاق مدینہ دا، کلام مشتاق عطاری اور مناقب مشتاق عطاری اور مشتاق قادری کے بیانات زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ اور عنقریب "آؤ جشنِ ولادت منائیں" اور "مناقب و سلام" شائع ہوں گی اور سوانح حیات حضرت مشتاق قادری زیرِ ترتیب ہے۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حاجی مشتاق عطاری کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور چٹان سا حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین

نثار علی اجاگر عطاری قادری

آہ! حقیقی عاشقِ رسول محمد مشتاق قادری

عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہ کامل نہ بن جائے

تقریباً ایک سال قبل عاشقانِ رسول جناب حاجی غلام مصطفےٰ عطاری اور میرے محترم عزیز محمد منور علی عطاری کے رات کے ایک بجے کے قریب یکے بعد دیگر ٹیلیفون آئے کہ وہ صبح سات بجے عاشقِ رسول جناب مشتاق احمد قادری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے ہمراہ آرہے ہیں از حد خوشی ہوئی۔ اگلے دن صبح سات بجے یہ تینوں حضرات تشریف لے آئے۔ جناب مشتاق قادری صاحب سے اس بندۂ ناچیز کی یہ پہلی ملاقات تھی۔ جناب مشتاق قادری صاحب کی شخصیت کے بارے میں جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا۔ کینسر کی شکایت کی وجہ سے آپ کی طبیعت انتہائی ناساز تھی۔ ایسا صابر مریض مشکل ہی سے نظر آتا ہے۔ انتہائی تکلیف کے باوجود ان کا صبر قابلِ رشک تھا۔ کٹھن اور مشکل کی گھڑی اور تکلیف میں اُنہیں بے انتہا صابر پایا۔ غریب خانہ پر تقریباً سات گھنٹے انہوں نے قیام فرمایا۔ اور اتنی زیادہ تکلیف کے ہوتے ہوئے بھی اُنہوں نے صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا بلکہ ہمیں بھی ذرہ بھر بھی اپنی تکلیف کا احساس نہیں ہونے دیا۔ الحمد للہ مشتاق قادری صاحب نے اس غریب خانہ کو اپنی عشق رسول کی سُریلی و دلکش آواز میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدحت ثنائی میں نعت خوانی کے ذریعے رونق بخشی۔ چونکہ وہ سخت بیمار تھے کافی کوشش کی گئی کہ اُن کی آمد کو خفیہ رکھا جائے مگر اُن میں موجود عشقِ رسول کی خوشبو آناً فاناً ان کے مشتاقوں میں پہنچ گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اُن سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کیلئے اُن کے مشتاقوں کا تانتا بندھ گیا۔ دیکھنے کا سماں تھا۔ اس ناچیز کی بعد میں اُن سے ملاقات ہوتی رہی۔ عاشقِ رسول مشتاق قادری کے دولت خانہ میں ایک عظیم دینی کتب کی لائبریری دیکھ کر از حد خوش ہوئی۔ اس سے ثابت ہوا اسی لئے وہ ہر موضوع اور ہر مسئلے پر سیر حاصل روشنی ڈالتے تھے۔ کوئی شک نہیں وہ ایک عظیم علمی شخصیت بھی تھے۔ جب اُنہوں نے دعوتِ اسلامی سے تعلق جوڑا تو اُنہوں نے بس اپنی تمام تر زندگی توحید باری تعالیٰ کے ساتھ ساتھ عشقِ رسول کو اُجاگر کرنے کیلئے اپنی تمام تر زندگی کو وَقف کردی تھی۔ انہوں نے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات تک دینِ متین کی خدمت کو اپنا شعار بنائے رکھا۔

جناب مشتاق احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سچے اور پکے عاشقِ رسول تھے۔ اللہ ربُّ العزت نے انہیں پُر سوز آواز عطا فرمائی تھی اور آپ نے اپنی اس دلگداز آواز میں عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نعت خوانی کے ذریعے پورے پاکستان اور دیگر ممالک بلکہ گلی گلی، کوچے کوچے میں اور ہر عاشقِ رسول کے دل میں ایک خاص مقام حاصل کرلیا تھا۔

کوئی شک نہیں وہ زندگی کے آخری لمحے تک انتہائی محنتی، بے باک، سادہ لوح، حلم طبیعت کے مالک اور اپنے مسلک اور مشن کیلئے شب وروز انتھک کوشش کرتے رہے۔ اپنے مشن کے فروغ کیلئے انتہائی مخلص ترین ذِمہ دار ثابت ہوئے اور بڑی ہی خوش اسلوبی سے اپنی عائد ذمہ داری ادا فرمائی۔

الحمد للہ جناب مشتاق قادری تبلیغ قرآن وسنت کی غیر سیاسی بین الاقوامی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران تھے۔ انہوں نے اس تحریک کے اغراض ومقاصد حاصل کرنے کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ انہوں نے اتنے موذی مرض کی تکلیف کے باوجود اپنی تمام تر ذمہ داریوں کو انتہائی متانت اور بردباری او خلوص نیت سے ہرپر عہدہ برآ ہوئے۔ حقیقتاً وہ اپنے مسلک کیلئے بیش بہاقیمتی سرمایہ تھے۔ اور ان کی خدمات کا کوئی احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔

آخری وقت انتہائی مجبوری میں انہیں لیاقت نیشنل میں داخل کرایا گیا۔ جب انہیں یہ علم ہوا کہ یہ خاکسار سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جارہاہے تو انہوں نے بڑی محبت سے ہسپتال سے پیغام بھیجا کہ ان سے ملاقات کر کے جائیں۔

آہ! بس یہ ملاقات ان سے زندگی کی آخری ملاقات تھی۔ پھر عرض کروں گا کہ مشتاق قادری صاحب کو کینسر جیسی تکلیف کے باوجود الحمد للہ ملاقات کے وقت ان کی زبان پر اللہ کا شکر، چہرے پر متانت، مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ بلند عزم اور صبر کا پیکر پایا۔ انہوں نے اپنی بلند ہمتی کے تحت ذرہ بھر بھی یہ احساس تک نہ ہونے دیا کہ بس وہ چار چھ دن کے دنیا میں مہمان ہیں۔

ان کی خوش خلقی، ہمت، صبر واستقامت کو داد دیتا ہوں اور ان کی ان خوبیوں کو کروڑوں سلام اور تحسین کہ آخری لمحات تک انہوں نے اپنے چہرہ پر معمول اور عادت کے مطابق زبردست استقامت اور تحمل کو اپنائے رکھا اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ثناء بھی ان کی زبانِ اقدس پر جاری رہی۔ جونہی ہم مکہ معظمہ پہنچے تو یکم رمضانُ المبارک کو یہ بڑے غم اور دُکھ کی خبر ملی کہ حقیقی عاشقِ رسول جناب مشتاق عطاری صاحب اس دُنیائے فانی سے کوچ فرماکر سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنے اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے اُخروی گھر سدھار گئے! (اناللہ وانا الیہ راجعون)

اللہ ربِّ کریم سے دعا ہے کہ انہیں جنتِ فردوس میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پڑوسی بنائے اور ان کی روح کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطافرمائے۔ آمین ثم آمین

ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کے حق میں ہم سب دعا گو رہیں گے۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی چراغ لے کے چلے

فقط دعا گو

شیخ فیض محمد چشتی قادری سیالوی

سُرجانی ٹاؤن کراچی

اثاثہ حیات

میری زندگی کیلئے قیمتی اثاثہ ہے وہ لمحے جو مشتاق بھائی کے ساتھ گزارے وہ پل جو ان کی سنگت میں بیتے میں کیسے بھلا سکتا ہوں آج بھی زندگی کے ہر موڑ پر شدت سے وہ مجھے یاد آتے ہیں۔ مشتاق بھائی ہم سے بے پناہ محبت و خلوص رکھتے تھے۔ اور ہماری فرمائش کو بھی وہ رد نہیں کرتے تھے۔ ہمارے گھر ہونے والی سالانہ محفل میں وہ خصوصی طور پر شریک ہوتے تھے اور مختلف علاقوں میں ہونے والی محفل میں میری فرمائش پر انہوں نے شرکت کی۔ ان سے پہلی ملاقات دعوتِ اسلامی کے گکری گراؤنڈ کے اجتماع میں ہوئی اور ان سے نعت شریف سن کر بے حد متاثر ہوا۔ اور ان کی مسکراہٹ اور محبت سے متاثر ہوا۔ مشتاق بھائی کی شادی کے موقع پر ان کے گھر پر محفلِ نعت منعقد ہوئی جس میں دیگر نعت خوانوں کے علاوہ خود مشتاق بھائی نے بھی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح سرائی کی آپ کا نکاح شہید مسجد کھارادر میں منعقد ہوا جس میں امیر اہلسنّت (دامت برکاتہم العالیہ) نے آپ کا نکاح پڑھایا اور خصوصی طور پر سہرا لکھا اور پڑھا۔ اکثر امیر اہلسنّت حضرت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری صاحب ملک و بیرون ممالک کے دورے پر ہوتے اس وقت ہم مشتاق بھائی کو دیکھ لیتے تو یوں محسوس ہوتا کہ جیسے ہم حضرت امیر اہلسنّت کو دیکھ رہے ہیں۔ جب بھی مشتاق بھائی کا پروگرام شہر کراچی میں منعقد ہوتا خصوصی طور پر وقت نکال کر ان کے ساتھ شرکت کرتا اور مختلف اجتماع میں بھی ان کے ساتھ سفر کیا اور اجتماع میں شرکت کی۔ مشتاق بھائی کنز الایمان مسجد میں امامت و خطابت کرتے تھے اور میری اکثر کوشش ہوتی تھی کہ میں نمازِ جمعہ ان کی امامت میں ادا کروں اور خصوصیت کے ساتھ ہر ماہ ختمِ قادریہ کا اہتمام کراچی میں سب سے پہلے جامع مسجد کنز الایمان میں مشتاق بھائی نے شروع کروایا۔

مشتاق بھائی سے میری آخری ملاقات شعبانُ المعظم میں ہوئی جب مدینہ شریف کی سعادت حاصل کرنے جا رہا تھا۔ انہوں نے محبت و شفقت کے ساتھ ہمیں رُخصت کیا اور دورانِ علالت جو کلام انہوں نے لکھا تھا میں نے ان سے لیا اور میں نے کہا کہ میں وہاں روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑھوں گا۔ مشتاق بھائی نے کہا جو کلام حضرت امیر اہلسنّت نے لکھا ہے وہ پڑھنا۔ میں اکثر مشتاق بھائی سے کہا کرتا تھا کہ وہ دعا کریں کہ میں ہر سال مدینہ کی حاضری کر سکوں۔ یہ آپ کا فیض ہے کہ الحمد للہ آپ کی دعاؤں سے مدینہ شریف کی کئی بار حاضری کی سعادت حاصل کر چکا ہوں آپ کے وصال کی خبر ہمیں مکہ معظمہ میں ملی۔

(اناللہ وانا الیہ راجعون)

مشتاق بھائی کی خدمات پر ایک کتاب زیر ترتیب ہے اگر ان کے بارے میں کوئی واقعہ آپ کے ذہن میں ہو تو ہمیں لکھ کر بھیجیں ہم آپ کے اس تعاون پر شکر گزار ہیں۔

آپ کا سالانہ عرس کراچی کے مختلف جگہوں پر شعبانُ المعظم کی ۲۸ تاریخ سے لیکر ۱۰/ رمضان المبارک تک ہوتا ہے۔

والسلام

طالبِ دعا گو

محمد منور علی قادری عطاری رضوی

اٹھے ہاتھ بھرِ دعا یا الٰہی

اُٹھے ہاتھ بہر دعا یا الٰہی — بہت دل ہے ٹوٹا ہوا یا الٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی — مجھے نیک خصلت بنا یا الٰہی
مرے حال کی سب تجھے تو خبر ہے — ہے تجھ پر عیاں مدعا یا الٰہی
غمِ مصطفٰی دے غمِ مصطفٰی دے — غمِ دو جہاں سے بچا یا الٰہی
سدا گیت گاتا رہوں میں نبی کے — ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہی
تصور میں میرے ہو ہر دم مدینہ — مرا دل مدینہ بنا یا الٰہی
چلے قافلے پھر مدینے کی جانب — مجھے پھر مدینہ دکھا یا الٰہی
دکھا دے مجھے سبز گنبد کے جلوے — شرف کردے حج کا عطا یا الٰہی
یہ آنکھیں جو دی ہیں تو پھر میرے مولیٰ — رُخِ مصطفٰی بھی دکھا یا الٰہی
قدم راہِ سنت سے ہرگز نہ بھٹکے — مجھے سنتوں پر چلا یا الٰہی
مرا ہر عمل تیری مرضی کے تابع — رہے بہر احمد رضا یا الٰہی
کوئی کام ایسا کروں زندگی میں — کہ راضی ہو تیری رضا یا الٰہی
نہ ذوقِ عبادت نہ شوقِ تلاوت — یہ دل ہائے مُردہ ہوا یا الٰہی
دُرودوں کی کثرت نہ سجدوں کی لذت — گناہوں میں دل ہے پھنسا یا الٰہی
ہے نیکی میں سستی گناہوں میں چستی — نہ جانے بنے گا مرا کیا یا الٰہی
مجھے نفس و شیطان کے شر سے بچانا — دُکھی دل کی ہے یہ صدا یا الٰہی
مقدر کی میرے تجھے سب خبر ہے — بُرا ہو تو کردے بھلا یا الٰہی
میں جب تجھ سے مانگوں تو تجھ ہی کو مانگوں — میں تیرا ہوں تو ہے میرا یا الٰہی
بچا بد نگاہی کی آفت سے مولیٰ — رہے میری نیچی نگاہ یا الٰہی
بچا بد گمانی کی آفت سے مولیٰ — میری سوچ مدنی بنا یا الٰہی
بچا یاوہ گوئی کی آفت سے مولیٰ — ہو قفلِ مدینہ عطا یا الٰہی
زباں کو میری غیبت و جھوٹ چغلی — کی آفت سے ہر دم بچا یا الٰہی
میرے سب خفی و جلی عیب و عصیاں — چھپا یا الٰہی مٹا یا الٰہی
گناہوں سے پُر ہیں میرے سارے دفتر — کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی

نہیں کوئی حسنِ عمل پاس میرے ہے رحمت کا بس آسرا یا الٰہی
کرم سے تُو اپنے یہ توفیق دے دے تہجد ہو ہر شب ادا یا الٰہی
کرم سے تُو اپنے یہ توفیق دے دے ہو ہر پیر روزہ میرا یا الٰہی
کرم سے تُو اپنے یہ توفیق دے دے کروں اوّابین بھی ادا یا الٰہی
کرم سے تُو اپنے یہ توفیق دے دے رہوں با وُضو میں سدا یا الٰہی
کرم سے تُو اپنے یہ توفیق دے دے ہو شوقِ تلاوت عطا یا الٰہی
کرم سے تُو اپنے یہ توفیق دے دے ہو کردار ستھرا مرا یا الٰہی
خشوع و خضوع سے پڑھوں سب نمازیں نہ بھاری ہوں فجر و عشاء یا الٰہی
میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاؤں عطا ایسا کر حوصلہ یا الٰہی
بہتر۷۲ سوالات کے بھی جوابات میں دیتا رہوں یا خدا یا الٰہی
سفر قافلوں میں ہمیشہ میسر رہے بہرِ مدنی ضیاء یا الٰہی
تجھے واسطہ چار یاروں کا مولیٰ بقیع میرا مدفن بنا یا الٰہی
تجھے واسطہ پنجتن کا خدایا جو بچھڑے ہیں ان کو ملا یا الٰہی
مرے حاسدوں کو ہدایت کی دولت عطا کردے بہرِ رضا یا الٰہی
مرے دشمنوں کو تباہ کردے مولیٰ طفیلِ علی مرتضیٰ یا الٰہی
ہیں جتنے محبین میرے جہاں میں سبھی کا تُو کردے بھلا یا الٰہی
عطا کردے اِخلاص ایسا خدایا نہ مانگوں کسی سے صِلہ یا الٰہی
میں جس دم کروں بند آنکھیں خدایا ہو دیدارِ شاہِ ہدیٰ یا الٰہی
مجھے چل مدینہ کی دے دے سعادت مجھے پیارا کعبہ دکھا یا الٰہی
بپے غوثِ اعظم مدینے میں میرا ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی
بس اِک کا رہوں نہ پھروں دربدر میں عطا کردے ایسی وفا یا الٰہی
میں عطار کے در کا کتا ہوں مولیٰ مجھے کردے ان پہ فدا یا الٰہی
سدا پیر و مرشد رہے مجھ سے راضی عطا کردے ایسی عطا یا الٰہی

مجھے کو طیبہ بلا لیجئے

مجھ کو طیبہ بلا لیجئے سبز گنبد دکھا دیجئے
آپ کے غم میں روتا رہوں عشق ایسا شہا دیجئے
سنتیں عام کرتا رہوں ایسا جذبہ شہا دیجئے
دین پر یا شہ دوسرا استقامت عطا کیجئے
سب نے ٹھکرا دیا ہے مجھے آپ ہی اب نبھا لیجئے
ساتھ مرشد کے یا مصطفیٰ مجھ کو در پہ بلا لیجئے
آل و اصحاب کا واسطہ نیک مجھ کو بنا دیجئے
غوثِ اعظم کے صدقے شہا ہر گناہ سے بچا لیجئے
ہو بقیع مبارک نصیب مل کے سب یہ دعا کیجئے
سگِ عطار پر ہو کرم اپنا جلوہ دکھا دیجئے

آئے نبیوں کے سردار ﷺ

آئے نبیوں کے سردار مل کر بولو مرحبا
کرکے خوشیوں کا اظہار مل کر بولو مرحبا

آمنہ بی کے گھر آنگن میں نور کی ہے برسات
ہر سو چھائے ہیں انوار مل کر بولو مرحبا

رنج والم کے بادل سارے چھٹ گئے آج کی رات
دل کو آیا آج قرار مل کر بولو مرحبا

مظلوموں اور غم کے مارو خوش ہوجاؤ آج
کیونکہ آگئے غم خوار مل کر بولو مرحبا

لہراؤ ہریالی پرچم جھومو آج کی رات
آئے ہیں جانِ بہار مل کر بولو مرحبا

آؤ مانگیں نور کے صدقے مل کر نور کی بھیک
دے دے گا ربّ مل کر بولو مرحبا

مومنو وقتِ صبحِ بہاراں ہونے والا ہے
تم بھی ہوجاؤ تیار مل کر بولو مرحبا

بارہ ربیع النور ہے بے شک عیدوں کی بھی عید
ہم بھی کرتے ہیں اقرار مل کر بولو مرحبا

دیوانو! تم جھوم کر ڈالو مرحبا کی دھوم
منکر لاکھ کرے انکار مل کر بولو مرحبا

اب مدینے بلا

اے شہِ دوسرا اب مدینے بلا
دل ہے ٹوٹا ہوا اب مدینے بلا

کعبۂ پاک کو روضۂ پاک کو
دیکھ لوں میں شہا اب مدینے بلا

تو شہِ محترم میں گدائے حرم
میری اوقات کیا اب مدینے بلا

ایک عرصہ ہوا در پہ کب آؤں گا
ہو کرم سیّدا اب مدینے بلا

آنکھ مشتاق ہے دل بھی مشتاق ہے
سب کا یہ مدّعا اب مدینے بلا

دیکھ لوں جالیاں اور ہریالیاں
آئے مجھ کو مزا اب مدینے بلا

دلوں کو دھڑکا یہی ہے لگا ہر گھڑی
آ نہ جائے قضا اب مدینے بلا

بڑھ گئے رنج و غم ہو نگاہِ کرم
تجھ سے ہے التجاء اب مدینے بلا

یہ مدینے گیا وہ مدینے گیا
میں بھی کہہ دوں شہا اب مدینے بلا

دل تڑپتا رہا میں مچلتا رہا
دھڑکنوں نے کہا اب مدینے بلا

مجھ کو شہرت نہ دے اور دولت نہ دے
اپنا غم دے شہا اب مدینے بلا

غم کے بادل گھرے عاصی کس سے کہے
دل کا سب ماجرا اب مدینے بلا

سگِ عطار کو اس گناہ گار کو
اپنا کہہ دے شہا اب مدینے بلا

آگئے مصطفیٰ ﷺ

آگئے مصطفیٰ مرحبا مرحبا　　خاتم الانبیاء مرحبا مرحبا
مومنو جھوم کر اپنے لب چوم کر　　دل سے کہہ دو ذرا مرحبا مرحبا
آئے مشکل کشا مرحبا مرحبا　　سب کے حاجت روا مرحبا مرحبا
عیدِ میلاد کی وہ خوشی ہے ملی　　دل بھی کہنے لگا مرحبا مرحبا
آئے ختم الرسل اور مختارِ کل　　بولی بادِ صبا مرحبا مرحبا
جھومتا ہے فلک سارے خوش ہیں ملک　　ابرِ رحمت اُٹھا مرحبا مرحبا
کعبہ بھی جھک گیا وَجد کرنے لگا　　آئے جب مصطفیٰ مرحبا مرحبا
ہاں وِلادت ہوئی پیر کے دن تری　　صدقہ دو پیر کا مرحبا مرحبا
آمنہ بی کے گھر آئے خیر البشر　　ہر طرف ہے صدا مرحبا مرحبا
آمنہ کا پِسَر اُن کا نورِ نظر　　آگیا آگیا مرحبا مرحبا
بے کسو بے بسو کوئی غم نہ کرو　　آئے حاجت روا مرحبا مرحبا
ہر طرف نور کا شامیانہ بنا　　آئے نور الہدیٰ مرحبا مرحبا
پاکے انگشت کا اِک اشارہ تیرا　　چاند بھی جھک گیا مرحبا مرحبا
کہہ دو اے بھائیو! تم بھی اے عاشقو!　　ہاتھ اُٹھا کر ذرا مرحبا مرحبا
اے حلیمہ تیری کیسی قسمت کھلی　　ربّ نے تجھ کو چنا مرحبا مرحبا
بلبلیں خوشنما دیکھو گاتی ہیں کیا　　آئے خیر الوریٰ مرحبا مرحبا
غم کے مارو سنو بے سہارو سنو　　غم زُدہ آگیا مرحبا مرحبا
دل فگارو سنو بیقرارو سنو　　آگئے مجتبیٰ مرحبا مرحبا
ماہ پارو سنو اے ستارو سنو　　آئے بدر الدجیٰ مرحبا مرحبا
صدقہ عطار کا دے دو سب کو شہا　　آگئے ہیں گدا مرحبا مرحبا

تمہاری دید کا پیاسا

تمہاری دید کا پیاسا ہوں جام ہو جائے بچھا دیا ہے یہ دل اب خرام ہو جائے
علی کے واسطے سورج کو پھیرنے والے اشارہ کردو تو میرا بھی کام ہو جائے
حضور دیجئے اذنِ مدینہ اب جلدی نہ جانے کب میری دنیا میں شام ہو جائے
جہاں پہ ملتی ہے مر کے حیاتِ جاوداں وہیں پہ عمر میری بھی تمام ہو جائے
اور نہ شاعری ہوس ہے نہ یہ تمنا کہ کلام میرا بھی مقبولِ عام ہو جائے
تمنا اتنی ہے صدقے میں اعلیٰ حضرت کے مدح خوانی میں میرا بھی نام ہو جائے
کہیں حضور مجھے کاش روزِ محشر میں کہ غلام آج بھی کوئی کلام ہو جائے
پڑھوں میں کاش پھر ایسا سلام محشر میں کہ ساتھ میرے ہر اک خاص و عام ہو جائے

میرے آقا ﷺ کرم کردو

بڑی اُمید ہے تم پر مرے آقا کرم کردو
پکارا ہے تمہیں سرور مرے آقا کرم کردو

مجھے چاروں طرف سے مشکلوں نے گھیر رکھا ہے
بچالو تم مجھے سرور مرے آقا کرم کردو

مرے امراضِ روحانی مرے امراضِ جسمانی
کرو سب دُور اے سرور مرے آقا کرم کردو

طبیبوں کے طبیب آقا حبیبوں کے حبیب آقا
مجھے اچھا کردو سرور مرے آقا کرم کردو

زمانے کے طبیبوں نے مجھے مایوس کر ڈالا
فقط اُمید ہے تم پر مرے آقا کرم کردو

شفائے کاملہ و نافعہ و عاجلہ دے دو
مجھے اچھا کرو سرور مرے آقا کرم کردو

مجھے جلدی مدینے میں بلالو یا رسول اللہ
بہت بے تاب ہوں دلبر مرے آقا کرم کردو

مرا ظاہر بھی اچھا ہو مرا باطن بھی اچھا ہو
مجھے ستھرا کرو سرور مرے آقا کرم کردو

گناہوں کی بری عادت نے مجھ کو مار ڈالا ہے
ہے روز افزوں ترقی پر مرے آقا کرم کردو

شرورِ نفس و شیطاں سے بچالیجئے شہا برباد ہونے سے
بہت لگتا ہے مجھ کو ڈر مرے آقا کرم کردو

مرا مسکن مدینہ ہو مرا مدفن مدینہ ہو
مرے دلبر مرے یاور مرے آقا کرم کردو

میرا ایماں بچا لیجئے شہا برباد ہونے سے
مرے حامی مرے دلبر مرے آقا کرم کردو

نزع کے وقت قبر و حشر میں تم ہی سنبھالو گے
اے میرے شافعِ محشر مرے آقا کرم کردو

چھپاکر دامنِ اقدس میں یہ ارشاد ہوجائے
سگِ عطار تُو نہ ڈر مرے آقا کرم کردو

تیرے در کا بھکاری ہوں

تیرے در کا بھکاری ہوں میرا کام صدا دینا
جھولی کو میری بھرنا بگڑی کو بنا دینا

دیدار کی حسرت میں بڑی دُور سے آیا ہوں
تم چہرۂ انور سے پردہ تو ہٹا دینا

ٹوٹے ہوئے دل لے کر آئے ہیں قدموں میں
دنیا کے ہیں ٹھکرائے قدموں میں جگہ دینا

کچھ اور نہ میں مانگوں بس ایک تمنا ہے
اس دل کو جِلا دینا اور جاں کو جِلا دینا

بیمار ہوں عصیاں کا کرے کون دوا میری
تم جانِ مسیحا ہو سرکار شفا دینا

قسمت کو بھی کرنا ہاتھوں میں تمہارے
تقدیر میری سوئی سرکار جگا دینا

کالک میرے جرموں کی کردے نہ کہیں رُسوا
عصیاں کی سیاہی کے سب داغ مٹا دینا

صدقے میں نواسوں کے اور واسطے زہرا کے
سرکار کرم کرنا بچھڑوں کو ملا دینا

جب حشر کے میداں میں سایہ نہ کہیں ہوگا
سرکار کرم کرنا دامن میں چھپا لینا

جب جان لبوں پر ہو آجانا سر بالیں
دیدار عطا کرنا کلمہ بھی پڑھا دینا

محشر میں یہ تمنا ہے سرکار یہ فرمائیں
چلو اُٹھو کہ سگِ عطار اک نعت سنا دینا

غم کی چھائی ہے پھر گھٹا آقا ﷺ

غم کی چھائی ہے پھر گھٹا آقا / زخمی دل پھر ہوا آقا
دل کی حالت میری نہیں اچھی / میرے عیسیٰ کرو دوا آقا
صبر ہوتا نہیں گناہوں پہ / حال اتنا بگڑ چکا آقا
اس طرف بھی کرو کوئی پھیرا / بندہ بے حد ہے غمزدہ آقا
ضبطِ غم کس طرح سہوں مولیٰ / دل تو چھوٹا ہے غم بڑا آقا
شدتِ غم سے ہوں نڈھال بہت / آپ آکر کرو دوا آقا
چوٹ گہری ہے زخم تازہ ہے / ہو کرم بہر مرتضیٰ آقا
خواب جتنے تھے سارے ٹوٹ گئے / دل جو ٹوٹا بکھر گیا آقا
بد گمانی نہ دل میں آئے کبھی / بہر عطار اور ضیاء آقا
جیت جائیں گے ایک دن ہم بھی / ساتھ تیرا اگر ملا آقا
نیتیں ہیں عیاں سبھی تجھ پہ / میں نے چاہا ہے کب برا آقا
مجھ کو راضی اسی پہ کر مولا / جو ربّ کی تیری رضا آقا
تیرے در سے ملیں ہمیں خوشیاں / اور کسی کا نہ ہو بُرا آقا
ایک میری بھی یہ تمنا ہے / جو ہیں بچھڑے انہیں ملا آقا
دور ہوں یا کہ قریب تیرے / سنتے ہو سب کی صدا آقا

قطعہ تاریخِ رحلت

محبوب نعت خوان صاحبِ لولاک ﷺ

پاک دل الحاج قاری محمد مشتاق احمد قادری عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۲۳ھ ۔ ۲۰۰۲ء

نتیجہ فکر: صاحبزادہ فیض الامین فاروقی ایم۔اے عونیاں شریف ضلع گجرات

دے گیا اہلِ جہاں کو داغِ فرقت دائمی
مادحِ محبوب حق مشتاق احمد قادری

بہر نعتِ مصطفیٰ تھی وقف اس کی زندگی
لحن داؤدی خدا نے تھا عطا اس کو کیا

اُس کا سینہ تھا مزین جلوۂ ایمان سے
اُلفتِ خیر الوریٰ تھی اس کی رگ رگ حس میں رچی

تھا امیر اہل سنت کے کرم سے بہرہ یاب
سیرت و کردار میں تھا اِک مثالی آدمی

رحمتِ حق نے لیا آغوش میں بڑھ کر اسے
جانب فردوسِ اعلیٰ روح جب اس کی چلی

اُس کے مرقد پر ہمیشہ بارشِ انوار ہو
باغِ جنت میں اُسے حاصل رہے آسودگی

سالِ رحلت اس شہید عشق کا فیض الامینؔ
لکھ دو مقبول الہ مشتاق احمد قادری

چل دیا مشتاق احمد قادری قدسی صفات
یوں کہا ہاتف نے مجھ سے سال رحلت عیسوی

عطار کا پیارا

(امیر اہلسنت ابو بلال مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

دعوتِ اسلامی کے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی محمد مشتاق قادری عطاری

کی سخت علالت کے ایام میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں یہ استغاثہ پیش کیا گیا۔

مرے مشتاق کو کوئی دوا دو یا رسول اللہ — دوا دے کر شفائے کاملہ دو یا رسول اللہ

طبیبوں نے مریضِ لا دوا کہہ کہہ کے ٹالا ہے — بنانا کام ان کا عندیہ دو یا رسول اللہ

مرا مشتاق مولیٰ کب تلک تڑپے گا بے چارہ — دوا دے کر شفائے کاملہ دو یا رسول اللہ

مرے مشتاق کے اُجڑے چمن میں پھر بہار آئے — کلی پژمردہ دل کی تم کھلا دو یا رسول اللہ

مرے مشتاق رنجیدہ پہ کردو چشمِ کرم آقا — بچارے غم کے مارے کو ہنسا دو یا رسول اللہ

کرم سے اب سرِ بالیں شہا تشریف لے آؤ — اسے دیدار کا شربت پلادو یا رسول اللہ

شفا پاکر یہ نعتیں پڑھ کے پھر تڑپانے لگ جائے — لعاب اپنا اسے آکر چٹادو یا رسول اللہ

شہا مشتاق کب تک در بدر کی ٹھوکریں کھائے — کہاں جائے بچارہ تم بتادو یا رسول اللہ

کرم کردو ترس کھاؤ دُکھی دل کی صدا سن لو — بلا مشتاق سے ہر اِک ہٹادو یا رسول اللہ

سنو یا مت سنو یہ رٹ لگائے جائیں گے ہم — شفا دو یا رسول اللہ شفا دو یا رسول اللہ

فقط امراضِ جسمانی کی ہی کرتا نہیں فریاد — گناہوں کے امراض سے بھی شفا دو یا رسول اللہ

پئے نیکی کی دعوت دوڑتا پھرتا نظر آئے — مرے مشتاق کو ایسا بنادو یا رسول اللہ

شہا مشتاق کو حج کی سعادت پھر عطا کردو — بلاکر سبز گنبد بھی دکھادو یا رسول اللہ

رضا پر ربّ کی راضی ہیں تمہارے ہم بھکاری ہیں — ہماری آخرت بہتر بنادو یا رسول اللہ

گناہوں سے میں توبہ کرتا ہوں تم گواہ رہنا — شہا! اپنے خدا سے بخشوادو یا رسول اللہ

مجھے سکرات میں کلمہ پڑھا کر میٹھی میٹھی نیند — کرم سے اپنے قدموں میں سلادو یا رسول اللہ

تمہاری یاد میں ہر دم تڑپتا ہی رہوں آقا — مرے سینے میں عشق ایسا رچادو یا رسول اللہ

مجھے اذنِ مدینہ تم شہا دو یا رسول اللہ — دکھادو گنبدِ خضرا دکھادو یا رسول اللہ

مری تاریک راتیں جگمگاؤ یا رسول اللہ — مجھے تم جلوۂ زیبا دکھادو یا رسول اللہ

شہا عطار کا پیارا ہے یہ مشتاق عطاری — یہی مژدہ اسے تم بھی سنادو یا رسول اللہ

لحد عطار کی ہے تیرہ و تار رحمتِ عالم — پئے قطبِ مدینہ جگمگادو یا رسول اللہ

مرے مشتاق ایسے تھے

تھی جن کی فکر پاکیزہ مرے مشتاق ایسے تھے — مجسمہ اک شرافت کا مرے مشتاق ایسے تھے

جگاتے تھے وہ میٹھے بول کا جادو دلوں میں یوں — کہ رکھتے پھول سا لہجہ مرے مشتاق ایسے تھے

تھی ان کی باتوں میں خوشبو وہ پیکر خوش مزاجی کے — مثالی حسن سادہ مرے مشتاق ایسے تھے

وہ چہرہ جن کا بھولا سا نگاہیں با حیا جس کی — تبسم تھا شگفتہ سا مرے مشتاق ایسے تھے

مجھے شیریں سی لگتی تھی کچھ ایسی تھی صدا ان کی — تھا سب سے منفرد لہجہ مرے مشتاق ایسے تھے

ثناء خواں تھے وہ قاری تھے مبلغ تھے وہ نگراں تھے — وہ تھے قدرت کا ایک تحفہ مرے مشتاق ایسے تھے

صدا سے نعت کی جن کی زمانہ گونجتا تھا خوب — تھا ایسا دہر میں شہرہ مرے مشتاق ایسے تھے

لقب جن کو دیا مرشد نے خود "عطار کا پیارا" — اُجاگر کیا لکھے خامہ مرے مشتاق ایسے تھے

ثناء خواں تھے حضرت مشتاق

مری کلفت کا چارہ ہیں ثناء خواں حضرتِ مشتاق
مرے دل کا سہارا ہیں ثناء خواں حضرتِ مشتاق

تلاطم خیز موجیں بھی مجھے لاتی ہیں ساحل پر
کہ طوفاں میں کنارا ہیں ثناء خواں حضرتِ مشتاق

ثناء کے آسماں پر جگمگاتے ہیں بلندی پر
درخشندہ ستارا ہیں ثناء خواں حضرتِ مشتاق

رسولوں سے صحابہ سے اماموں سے محبت ہے
محبت کا وہ دھارا ہیں ثناء خواں حضرتِ مشتاق

محمد کے ہیں یہ مشتاق دنیا ان کی ہے مشتاق
عجب اُلفت نظارا ہیں ثناء خواں حضرتِ مشتاق

امیر اہلسنّت سے دیوانہ وار اُلفت تھی
جہاں پہ آشکارا ہیں ثناء خواں حضرتِ مشتاق

اُجاگر شخصیت کے زاویے ان کے ہوئے تاباں
وہ روشن استعارا ہیں ثناء خواں حضرتِ مشتاق

شیریں سخن خطاب

(علامہ رجب علی نصرت نعیمی)

عالی صفت جناب ہیں مشتاق قادری
تابندہ آفتاب ہیں مشتاق قادری

مسلک کی آب و تاب ہیں مشتاق قادری
شیریں سخن خطاب ہیں مشتاق قادری

احمد رضا کے عشق و محبت کے باغ کا
مہکا ہوا گلاب ہیں مشتاق قادری

نعت شریف پڑھنے کی تاریخ کا حسیں
روشن ترین باب ہیں مشتاق قادری

عشقِ نبی کے ذرّوں سے دل پُر ضیا کیا
رخشندہ ماہتاب ہیں مشتاق قادری

طیبہ کے پُر بہار نظاروں میں گم رہے
ہر لمحہ کامیاب ہیں مشتاق قادری

یادِ نبی میں ڈوب کے ہر نعتِ پاک کو
پڑھنے میں لا جواب ہیں مشتاق قادری

عامل رہے حضور کی سنت کے ہر نفس
بے مثل اک کتاب ہیں مشتاق قادری

صدیوں رہے گا نقش ہر اک دل پہ ان کا نام
کس درجہ باریاب ہیں مشتاق قادری

نصرتؔ وہ آج عالمِ برزخ میں ہر نفس
جلووں سے فیضیاب ہیں مشتاق قادری

بلبلِ شہرِ نبی ﷺ

(عزیز الدین خاکیؔ عطاری قادری)

ربِّ تعالیٰ کی ہے رحمت حضرتِ مشتاق پر
سرورِ دیں کی ہے شفقت حضرتِ مشتاق پر

حضرتِ غوث الوریٰ کے آپ ہی جھنڈے تلے
ہے یہ عطاری عنایت حضرتِ مشتاق پر

زندگی بھر آپ نے سرکار کی نعتیں پڑھیں
مہرباں تھی خوب قسمت حضرتِ مشتاق پر

اُسوۂ سرکار کی تبلیغ کی پہنچے جہاں
شیخ کی چھائی تھی نسبت حضرتِ مشتاق پر

ان کے لب پر ہر گھڑی تھی حمد و نعت و منقبت
چھاگئی تھی قادریت حضرتِ مشتاق پر

آپ نے پایا خطاب بلبلِ شہرِ نبی
سایہ افگن ہے طریقت حضرتِ مشتاق پر

قربت و صحبت عطا کی حضرتِ عطار نے
یوں نہیں خاکیؔ کو حیرت حضرتِ مشتاق پر

یاد آتی ہے بڑی

(محسن علی محسنؔ)

قربتوں کی وہ گھڑی مشتاق عطاری تری
یاد آتی ہے بڑی مشتاق عطاری تری

نعت پڑھنے کا تیرا انداز خوش الحان ہے
یہ ادائے دلبری مشتاق عطاری تری

ذکرِ آقا کے وسیلے تیرے سر سے ٹل گئی
مشکلوں کی ہر گھڑی مشتاق عطاری تری

کرتے ہیں اقرار فیضانِ مدینہ کے غلام
بات ہوتی ہے کھری مشتاق عطاری تری

یاد آئے گی یقیناً ہر قدم یاد آئے گی
دوستوں کو محوری مشتاق عطاری تری

دعوتِ اسلامی کی ترویج میں ہر ایک پل
خدمتوں میں برتری مشتاق عطاری تری

پیر و مرشد کی دعا احمد رضا کے فیض سے
عزت و شہرت بڑھ گئی مشتاق عطاری تری

قبر میں بھی حشر میں بھی کام تیرے آئے گی
آنسوؤں کی ہر لڑی مشتاق عطاری تری

سوچتا ہے محسنؔ خستہ جگر یہ رات دن
کاش پاتا رہبری مشتاق عطاری تری

دل میں مقام کر گیا

(محسن علی محسنؔ)

اک ایسا کرم کر گیا مشتاق قادری
مُرشد کا نام کر گیا مشتاق قادری

مرشد کا احترام بھی اس طرح کریں
جو احترام کر گیا مشتاق قادری

نیکی کا درس دے کر خشوع و خضوع کے ساتھ
دل میں مقام کر گیا مشتاق قادری

عشقِ رسول میں بسا کر ادب کے ساتھ
حجت تمام کر گیا مشتاق قادری

محشر کے روز اپنی وہ بخشش کے واسطے
سب انتظام کر گیا مشتاق قادری

کہتا ہے سب زمانہ کہ ذکرِ حضور کو
دنیا میں عام کر گیا مشتاق قادری

فیضانِ مدینہ سے وہ دینِ مبین کا
پیغام عام کر گیا مشتاق قادری

جو اہلِ دل ہیں ان کے دلوں میں اتر گیا
جو بھی کلام پڑھ گیا مشتاق قادری

اِک روز وہ ادریس میرے خواب میں آیا
آکر سلام کر گیا مشتاق قادری

محسنؔ بھی چند اشک عقیدت کے چند پھول
تیرے ہی نام کر گیا مشتاق قادری

بلبلِ باغِ مدینہ

(جناب شوکت علی شوکت قادری)

کچھ ایسے نیک دل انسان ہیں مشتاق قادری
کسی کا دل کسی کی جان ہیں مشتاق قادری

عقیدت کی نظر سے دیکھنے والے یہ کہتے ہیں
کہ اپنی آپ خود پہچان ہیں مشتاق قادری

یہ صدقہ ہے جہاں میں اپنے مرشد سے عقیدت کا
دلوں کا آپ ہی ارمان ہیں مشتاق قادری

ملی ہے دولتِ عشقِ نبی بھی ان کو مرشد سے
بظاہر بے سر و سامان ہیں مشتاق قادری

ملا ہے بلبلِ باغِ مدینہ کا لقب ان کو
جہانِ نعت کے سلطان ہیں مشتاق قادری

جب ان کی نعت سنتے ہیں دلوں کو چین ملتا ہے
سکونِ قلب کا سامان ہیں مشتاق قادری

شرف بخشا ہے ربّ نے آپ کو حج اور عمرے کا
عطائے مُرشد و رحمٰن ہیں مشتاق قادری

محبت تھی ہمیشہ آپ کو فیضانِ سنت سے
رہِ سنت پہ یوں قربان ہیں مشتاق قادری

پڑھی جب نعت محفل میں تو سامع جھوم اُٹھتے ہیں
کچھ ایسے آپ خوش الحان ہیں مشتاق قادری

عیاں ہے راز یہ کردار و سیرت کی حقیقت سے
کتابِ عشق کا عنوان ہیں مشتاق قادری

نوازا ہے خدا نے ان کو شوکتؔ خاص رحمت سے
کہ ہر چشمِ طلب کا مان ہیں مشتاق قادری

محبت سے بھرے انسان

(شاعر علی شاعرؔ)

محبت سے بھرے انسان تھے مشتاق عطاری
ہر اک دل کا حسیں ارمان تھے مشتاق عطاری

مبلغ سنتوں کے تھے عقیدہ پختہ کرتے تھے
کچھ ایسے صاحبِ ایمان تھے مشتاق عطاری

وہ اچھے کام کرتے تھے محبت نیکیوں سے تھی
گناہوں سے سدا انجان تھے مشتاق عطاری

انہیں دیدار آقا کا ہوا بیدار آنکھوں سے
یقین و آگہی کی جان تھے مشتاق عطاری

غلامِ مصطفیٰ کو تھی محبت نعت سے بے حد
خلوص و پیار کی پہچان تھے مشتاق عطاری

انہیں جب دیکھتے تھے ہوتا تھا ایمان پختہ کہ
کچھ ایسی حکمت و عرفان تھے مشتاق عطاری

لقب عطار نے جو بلبلِ شیریں سخن بخشا
زبان شیریں تھے خوش الحان تھے مشتاق عطاری

نجانے کتنے دل ان سے تسلی پا رہے تھے کہ
تقشی کا عجب فیضان تھے مشتاق عطاری

جہانِ نعت میں یکتا گل بے مثل تھے شاعرؔ
زمانے میں بہت ذیشان تھے مشتاق عطاری

ہر دل کے تاجدار

(پروفیسر عابدؔ سلطانی برہانپوری)

محبوبِ کردگار ہیں مشتاق عطاری — اسلام پہ نثار ہیں مشتاق عطاری
عشقِ نبی کی شمع تھی سینے میں ضوفشاں — عشاق کا غبار ہیں مشتاق عطاری
ہر آن سنتوں کا رکھا کرتے تھے خیال — سنت کے پاسدار ہیں مشتاق عطاری
عطاریوں کے واسطے مینارہ نور کا — ہر اک کے دوستدار ہیں مشتاق عطاری
نامِ نبی جو سنتے تو ہوتے تھے اشکبار — مجبور و دلفگار ہیں مشتاق عطاری
میخانہ مدینہ سے رکھی سدا غرض — اک ایسے بادہ خوار ہیں مشتاق عطاری
عابدؔ میں ان کی خوبیاں کیا کیا بیاں کروں — ہر دل کے تاجدار ہیں مشتاق عطاری

آقا ﷺ کی محبت میں سرشار

(بابو غلام حسین غلامؔ قادری ضیائی)

آقا کی محبت میں سرشار تھے بھائی مشتاق
دعوتِ اسلامی کا کردار تھے بھائی مشتاق

عہد دوراں کیلئے ایک عمل کا پیکر
اور ثناء کیلئے معیار تھے بھائی مشتاق

اپنے مرشد پہ فدا ہونے کو ہر دم تیار
دین کے سچے وفادار تھے بھائی مشتاق

کوئی اپنا ہو پرایا ہو سبھی کے ہمدرد
بے سہاروں کے طرفدار تھے بھائی مشتاق

ان کا مرنا اک سانحہ ہے غلامؔ
میرے محسن تھے رودار تھے بھائی مشتاق

حق دارِ احترام

(ڈاکٹر محمد ظہور خان پارسؔ)

خوش خلق خوش کلام تھے مشتاق قادری
مشہور خاص و عام تھے مشتاق قادری

مرشد کے پیروکار شریعت کے پاس دار
سرکار کے غلام تھے مشتاق قادری

بیدار آنکھ سے کیا دیدارِ مصطفیٰ
کیسے بلند مقام تھے مشتاق قادری

بد مذہبوں کے سامنے سینہ سپر رہے
شمشیر بے نیام تھے مشتاق قادری

نعتِ رسول پڑھتے تھے وارفتگی کے ساتھ
یوں وقف ان کے نام تھے مشتاق قادری

بچتے رہے ہمیشہ گناہوں سے بالیقین
حق دار احترام تھے مشتاق قادری

اپنے حریفِ جاں کو بھی کرتے تھے معاف وہ
لیتے نہ انتقام تھے مشتاق قادری

بھر بھر کے پی ہے پیر سے توحید کی شراب
معمور شوق جام تھے مشتاق قادری

پارسؔ بڑائی لفظوں میں ان کی ہو کیا بیاں
کرتے بڑے وہ کام تھے مشتاق قادری

سچے عاشقِ عطار

(ڈاکٹر محمد ظہور خان پارسؔ)

عمل سے صاحب کردار تھے مشتاق عطاری — کلیمِ حق وہ خوش گفتار تھے مشتاق عطاری

خطابت اور امامت کا نبھایا منصبِ عالی — شریعت کے علمبردار تھے مشتاق عطاری

نبی سے اتباع کرکے نبھائی پیر کی سنت — وہ سچے عاشقِ عطار تھے مشتاق عطاری

منور کردیں اپنی دید سے مشتاق کی آنکھیں — مقرب سیّدِ ابرار تھے مشتاق عطاری

محبت دوستوں پیر و جواں بچوں سے تھی ان کو — خلوص و پیار کا معیار تھے مشتاق عطاری

جھلکتا تھا جنونِ عشق ان کی نعت خوانی سے — نبی کے عشق سے سرشار تھے مشتاق عطاری

نبی کی سنتوں پر زندگی کو باعمل رکھا — جہانِ زیست سے بے زار تھے مشتاق عطاری

دہل جاتے دل دشمن کے ان کا سنتے ہی — شریعت کی کھلی تلوار تھے مشتاق عطاری

چمکتا تھا بلندی پر ستارہ ان کی شہرت کا — وہ روشن نور کا مینار تھے مشتاق عطاری

دکھی انسان کی دل جوئی کرنا کام تھا ان کا — وہ سب کے مونس و غمخوار تھے مشتاق عطاری

گھٹاتے ہیں مقامِ مصطفیٰ جو ان سے وہ ہر دم — الجھنے کیلئے تیار تھے مشتاق عطاری

کریں مشتاق کی بخشش کا سامان حشر میں آقا — تمہارے عشق میں بیمار تھے مشتاق عطاری

بیاں کردی حقیقت ان کی پارسؔ بے ریا میں نے — مئے عرفاں کے وہ میخوار تھے مشتاق عطاری

تم پر خدا کا فضل ہو

(طاہر حسین سلطانی قادری اٹاوی)

تم پر خدا کا فضل ہو رحمت نبی کی ہو
مشتاق تم پہ حشر میں شفقت نبی کی ہو

سنت نبی کی عام کی تم نے جہاں میں
اللہ نے اثر بھی دیا تھا زبان میں

تو دینِ رسالت کا مبلغ تھا نرالا
اللہ نے دیا تھا تجھے رُتبہ بھی اعلیٰ

مشتاق دل و جان سے مرشد پہ تھے فدا
اللہ اور رسول کو یہ بھاگئی ادا

عالم تھے باعمل تھے بڑے خوش نصیب تھے
ربِّ جہاں سے اور نبی سے قریب تھے

تھے نعت خواں عظیم گلے میں تھا ان کے نور
آدابِ نعت گوئی کا رکھتے تھے وہ شعور

مدحت سرائی خوب کی سرورِ دیں کی
بھرپور پیروی کی دینِ مبیں کی

مشتاق جب ملے تو محبت سے یوں ملے
جیسے کہ باغِ عشق میں کوئی کلی کھلی

تیری لحد میں نور کی برسات رہے گی
آواز تیری صورتِ سوغات رہے گی

عطاریوں کے دل میں دھڑکتے رہوگے تم
نظروں کے سامنے سے گزرتے رہوگے تم

طاہرؔ نے اپنے پیار کو یوں کردیا رقم
مشتاق پر کرم مرے مولا سدا کرم

مدینے کی فضاؤں میں

(محمد احمد کمال شاہ جہاں پوری)

سنو عطار کے پیارے کی نعتیں ہیں ہواؤں میں
ہوائیں لے کے جائیں گی مدینے کی فضاؤں میں

جناب حضرت مشتاق ایسے ہی ثنا خواں ہیں
جو رہتے ہیں ہمیشہ نعت خوانوں کی دعاؤں میں

مہک عطار کی لے کر اُٹھے اور چھا گئے ہر سو
یہ خوشبو ماشاءاللہ بس گئی ان کی وفاؤں میں

پڑھیں مشتاق نعتیں جب مدینہ دیکھتے ہیں سب
مدینہ کس قدر نزدیک ہے ان کی صداؤں میں

بہت عطار کے پیارے ہیں یہ مشتاق عطاری
یہ ہیں وہ پھول جو رہتے ہیں خوشبو کی قباؤں میں

کمال ان کے ثنا خواں مر کے بھی زندہ ہی رہتے ہیں
یہ شامل ہوتے رہتے ہیں مدینے کے گداؤں میں

تربت پہ برستی رہے رحمت

(محمد احمد کمال شاہ جہاں پوری)

عطار کے پیارے کی تربت اللہ اللہ اللہ اللہ
تربت پہ برستی ہے رحمت اللہ اللہ اللہ اللہ

مشتاق ثناء خواں تھے پیارے کہتے ہیں یہ عطاری سارے
کرتے رہے آقا کی مدحت اللہ اللہ اللہ اللہ

مشتاق نے حمد پڑھیں پیاری عطاری ہوئے سارے واری
اس ذکر سے پائی ہے عظمت اللہ اللہ اللہ اللہ

محفل آقا کی سجاتے رہے اور درس کے پھول لٹاتے رہے
اس ذکر کی دی سب کو دعوت اللہ اللہ اللہ اللہ

مشتاق میرے اِن شاءاللہ ہر ذکر کا پائیں گے صدقہ
کردیں گے عطا آقا جنت اللہ اللہ اللہ اللہ

عطاری کمال ہیں یہ کہتے ہیں جس وقت بھی جائیں دنیا سے
دامن میں دین کی ہو دولت اللہ اللہ اللہ اللہ

مشکل کوئی قبر میں کیوں آئے مشتاق وہاں بھی سکوں پائے
غوث الاعظم سے ہے نسبت اللہ اللہ اللہ اللہ

مشتاق عطاری کو سلام

پڑھ گئے مشتاق عطاری بہت پیارے کلام
اب بھی سنتے ہیں محبت سے انہیں ہم صبح و شام

پنجتن کے ذکر کی خوشبو لٹاکر کہہ گئے
ہے معطر پانچ پھولوں سے ہی یہ عالم تمام

جھوم اُٹھے سن کے سارے مرحبا کہنے لگے
غوث الاعظم کا پڑھا مشتاق نے ایسا کلام

حضرت داتا قلندر لال غازی بو علی
ان پہ تھے مشتاق صدقے سب کا کرتے احترام

تھے فدا مشتاق ان پر ہیں یہ سب چشتی چراغ
حضرت خواجہ قطب گنج شکر صابر نظام

سارے ولیوں کا کیا مشتاق نے بے حد ادب
غوث الاعظم کا تو اکثر جھوم کر لیتے تھے نام

ذکر میں اور درس میں دیکھا کمال ان کا کمال
نعت خواں مشتاق عطاری کو کرتے ہیں سلام

آقا ﷺ کے غلام آئے

(محمد احمد کمال شاہ جہاں پوری)

صحرائے مدینہ میں آقا کے غلام آئے
عطار کے پیارے کو سب کرنے سلام آئے

عطار کے پیارے نے سرکار کی نعت پڑھی
یہ دھوم مچی ہر سو سننے کو تمام آئے

عطار کے دیوانو! مشتاق نے فرمایا
وہ کام کرو پیارا جو حشر میں کام آئے

مشتاق کے آنسو تھے قربان مدینے پر
ہم سب کی محبت میں یہ پیارا مقام آئے

مشتاق کی تھی یہ دعا اس ملک میں اے اللہ
سرکار رہیں راضی اک ایسا نظام آئے

مشتاق کے حق میں یہ مانگی ہے کمال دعا
نعتوں کے چراغ جلیں جب قبر میں شام آئے

پیارے کی بخشش

(محمد احمد کمال شاہ جہاں پوری)

مشتاق کی نعتوں کی ہے دھوم زمانے میں — کرتے تھے بہت محنت محفل کے سجانے میں

مشتاق نے نعت پڑھی دیوانوں میں دھوم مچی — انداز بہت ہے حسیں ہر نعت سنانے میں

عطار کے پیارے کی بخشش کا ہیں سرمایا — مشتاق کی ہیں بہت نعتیں نعتوں کے خزانے میں

عطار کے پیاروں نے مانگی یہ دعا اکثر — مشتاق کے جیسا ہو اپنے گھرانے میں

مشتاق کو پیاری تھی یہ دعوتِ اسلامی — مصروف رہے مدنی پھولوں کے کھلانے میں

کہتے ہیں کمال سب ہی ہر جشن میں آقا کے — مشتاق رہے آگے جھنڈے لہرانے میں

مشتاق جنت میں جائیں

(محمد احمد کمالؔ شاہ جہاں پوری)

مانگی عطار نے یہ دعا ہے پیارے مشتاق جنت میں جائیں — مولا سب کی یہی التجاء ہے پیارے مشتاق جنت میں جائیں

واسطہ مولا شاہِ حرم کا ان پہ برسادے بادل کرم کا — کہتا آقا کا ہر اک گدا ہے پیارے مشتاق جنت میں جائیں

نورِ تبلیغ سے قبر چمکے نعتِ سرکار سے خوب مہکے — مولا دلوں کی صدا ہے پیارے مشتاق جنت میں جائیں

درس دیتے رہے ایسا پیارا درس کا نور دل میں اُتارا — کہ کہا درس جس نے لیا ہے پیارے مشتاق جنت میں جائیں

حمد اور نعت جو بھی پڑھی ہیں اب بھی کانوں میں وہ گونجتی ہیں — جھوم کر روح نے یہ کہا ہے پیارے مشتاق جنت میں جائیں

دوست احباب بھائی منور ہے کمالؔ آج سب کے لبوں پر — اب یہی عرض میرے خدا ہے پیارے مشتاق جنت میں جائیں

عرس ہے مشتاق کا

(محمد احمد کمال شاہ جہاں پوری)

آؤ سب تربت سجائیں عرس ہے مشتاق کا
اس کو خوشبو سے بسائیں عرس ہے مشتاق کا

حضرتِ عطار کے پیارے سے سب کو پیار ہے
مل کے سب چادر چڑھائیں عرس ہے مشتاق کا

نعت کی پیاری سی محفل کا کریں ہم اہتمام
جھوم کر نعتیں سنائیں عرس ہے مشتاق کا

قبر پر مشتاق کی عطار کے پیارو چلو
بول سب چل کر لٹائیں عرس ہے مشتاق کا

آج تو بھائی منور اور بلال قادری
اشک آنکھوں میں چھپائیں عرس ہے مشتاق کا

کہہ رہے ہیں یہ بلال قادری سب سے کمال
منقبت آکر سنائیں عرس ہے مشتاق کا

دل کی صدا مشتاق عطاری

منگتوں کے دل کی ہے صدا مشتاق قادری
بھردو نہ دامن اب میرا مشتاق قادری

دنیا کے غم میں پھنس گیا کہ دو عطا مجھے
غم سرورِ عالم کا مشتاق قادری

ہے زندگی گزری نبی کی ثناء میں
تجھی تم کو نبی کی عطا مشتاق قادری

دونوں جہاں کی سرخروئی ہوگئی نصیب
عطار کا ہے پیارا مشتاق قادری

نظر کرم خدارا! بڑھتا ہے مرضِ عصیاں
دے دو نہ مجھ کو تم شفا مشتاق قادری

کیا شان تم نے پائی، ربّ نے عزت بڑھائی
ہر کوئی ہے یہ کہہ رہا مشتاق قادری

مشتاق تیرے در پر، ہو خم اب میرا سر
اور جاں بھی ہر میری فدا مشتاق قادری

غوث و رضا کا واسطہ ارمان ہو یہ پورا
دیکھوں میں جلوہ آپ کا مشتاق قادری [1]

مشتاق مرشدی کے گلستان کا پھول ہے
اور آنکھ کا ہے تارا مشتاق قادری

ہوجائیں دُور سارے سب رنج و غم ہمارے
ایسی ہو کرم کی عطا مشتاق قادری

[1] یعنی شہزادۂ عطار۔

ثناء خوانِ رسالت ﷺ

(ضیاء الرحمٰن قادری)

صد آہ ثنا خوانِ رسالت نہیں رہا
تھی عاشقوں کو جس کی ضرورت نہیں رہا

تھا عندلیب گلشن سرکارِ دو عالم
اب وہ نشان حق و صداقت نہیں رہا

ہم اس کے تھے مشتاق وہ مشتاقِ محمد
جو تھا نگاہ و قلب کی راحت نہیں رہا

تھا سنتِ سرکار کا بے باک مبلغ
ایسا گیا کہ جذبۂ ہمت نہیں رہا

آواز جس کی گونج رہی ہے گلی گلی
وہ سازِ نعت عشق و محبت نہیں رہا

تھا لاڈلا عطار کا اور آنکھوں کا تارا
اب چھوٹ گئی ان کی رفاقت نہیں رہا

جانا تو ضیاءؔ تم کو بھی اک روز پڑے گا
جب وہ فدائے ماہِ رسالت نہیں رہا

دیدارِ مصطفیٰ ﷺ

(محمد صدیق عطاری قادری)

دین کا جذبہ ملا مشتاق کو　　فیضِ مرشد ہے ملا مشتاق کو
پھول نعتوں کے سناؤ مل کے سب　　مشتاق کی نعتیں سناؤ مشتاق کو
فیضِ مرشد کا شرف ان کو ملا　　ہے عطائے مرشدی مشتاق کو
عشقِ مرشد کا پیا ہے جو جام　　ہے عطائے مرشدی مشتاق کو
استقامت جو ملی مشتاق کو　　ہے عطائے مرشدی مشتاق کو
استقامت مجھ کو بھی ایسی ملے　　جیسی مرشد ہے ملی مشتاق کو
نہ کیا دیدارِ مصطفیٰ بھی　　ہے عطاءِ سیّدی مشتاق کو
عشقِ مشتاق کے قابل میں کہاں　　بدؔ کو دو ایسی عطا جیسی ملی مشتاق کو

آدمی تھا مگر با کمال

ادنیٰ سا آدمی تھا مگر با کمال تھا — بزم جہان نعت کا گلِ بے مثال تھا

توفیقِ نعت گوئی اسے ربّ نے کی عطا — خوش بخت و خوش نصیب و خوش خصال تھا

عاشق رسول پاک کے شیدائی اس کے تھے — موصوف باکمال تھا روشن خیال تھا

نکلا جو دم حضور کا جلوہ تھا سامنے — عشقِ رسول پاک سے وہ مالا مال تھا

حُبِّ رسول کا وہ طلب گار تھا سدا — زر کی ہوس اسے تھی نہ شوقِ منال تھا

ایمان کی مٹھاس و حلاوت نصیب تھی — عشقِ اویس دل میں تھا سوزِ بلال تھا

رہتا تھا روز و شب وہ مگن نعت خوانی میں — اور ذکرِ مصطفیٰ میں عجب اس کا حال تھا

مرشد نے خود پڑھائی نمازِ جنازہ — مرشد کا دستِ راست تھا وہ ہم خیال تھا

سکھ چین اور سکون کی دولت تھی اس کے پاس — رنج و الم تھا پاس نہ کوئی ملال تھا

قربِ نبی کی دل میں تھا حسرت لئے ہوئے — پورا ہوا جو آخری لب پہ سوال تھا

شہرت کے آسمان پہ تھا مشتاق قادری — خواہش نہ نام کی تھی نہ مطلوبِ مال تھا

اس مختصر بیان میں شاعرؔ میں کیا کہوں — اپنی مثال آپ وہ اپنی مثال تھا

رباعی مشتاق قادری

(نثار علی اجاگر)

گلزار کے پھولوں کی مہک ہے مشتاق
آکاش کے تاروں کی چمک ہے مشتاق
آواز اتر سی گئی ہے دل میں
فردوس کے طاہر کی چہک ہے مشتاق

رباعی مشتاق قادری

(نثار علی اجاگر)

مشتاق عطاری تھے دل و دیدۂ مخلوق
خلق ان کی تھی گرویدہ وہ گرویدۂ مخلوق
اور آج ہیں آسودہ آغوش لحد وہ
مشتاق عطاری تھے پسندیدۂ مخلوق

اے عندلیب باغِ رسالت تجھے سلام

(ضیاء الرحمٰن خان قادری)

اے عندلیب باغِ رسالت تجھے سلام
تجھ پر خدا کی خاص ہو رحمت تجھے سلام

مخمور رہیں فضائیں تیری نعت گوئی سے
کتنی حسیں ہے تیری حکومت تجھے سلام

مقبولِ بارگاہِ خدا ہے، نہیں ہے شک
کچھ ایسی کی ہے تُو نے عبادت تجھے سلام

مرشد کی بھی نظروں کا ہے اس میں عمل دخل
پائی جو تُو نے عزت و شہرت تجھے سلام

ہے ذمہ کرم پہ خدا کے تیرا صلہ
لی ہے جو تجھ سے دیں کی خدمت تجھے سلام

تا مرگ تھا زباں پہ تیری ذکرِ مصطفےٰ
کرتا رہا تو نعت تلاوت تجھے سلام

مغموم ہیں فراق میں دل اہلِ عشق کے
کیا تھی اجل کو ایسی بھی عجلت تجھے سلام

شیدائیوں میں تیرے ضیاءؔ کا بھی نام ہے
رکھتا ہے تجھ سے حُسنِ عقیدت تجھے سلام

دعائے مشتاق قادری

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ   عقبیٰ میں بھی نہ کچھ رنج دِکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو درِ پاکِ پیمبر پہ حضور   ایمان پہ اس وقت اُٹھانا مولیٰ

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ)

دعائے مشتاق قادری

یا خدا جسم میں جب تک کہ میری جان رہے   تیرے صدقے تیرے محبوب پہ قربان رہے
کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ امیرؔ   نزع کے وقت سلامت میرا ایمان رہے

(امیر مینائی)

کلامِ امیرِ اہلسنّت

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یا رب عزوجل

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یا ربّ!
نیک کب اے میرے اللہ! بنوں گا یا ربّ!

کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گا
کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یا ربّ!

گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر
سختیاں نزع کی کیوں کر میں سہوں گا یا ربّ!

نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا ربّ!

قبر میں گر نہ محمد کے نظارے ہوں گے
حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یا ربّ!

ڈنک مچھر کا بھی مجھ سے تو سہا جاتا نہیں
قبر میں بچھو کے ڈنک کیسے سہوں گا یا ربّ!

گھپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہوگا
قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یا ربّ!

گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ
ہائے بربادی! کہاں جاکے چھپوں گا یا ربّ!

ہائے معمولی سی گرمی بھی سہی جاتی نہیں
گرمئ حشر میں پھر کیسے سہوں گا یا ربّ!

آج بنتا ہوں معزز جو کھلیں حشر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یا ربّ!

پُل صراط آہ! ہے تلوار کی بھی دھار سے تیز
کس طرح سے میں اسے پار کروں گا یا ربّ!

قبر محبوب کے جلووں سے بسادے مالک
یہ کرم کردے تو میں شاد رہوں گا یا ربّ!

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے! میں نارِ جہنم میں جلوں گا یا ربّ!

دردِ سر ہو یا بخار آئے تڑپ جاتا ہوں
میں جہنم کی سزا کیسے سہوں گا یا ربّ!

عفو کر اور سدا کیلئے راضی ہوجا
گر کرم کردے تو جنت میں رہوں گا یا ربّ!

تُو ہے مُعطی وہ ہیں قاسم کیا جہاں کی پرواہ
تیرے محبوب کے ٹکڑوں پہ پلوں گا یا ربّ!

چشمِ نَم دے غمِ سلطانِ اُمم دے مولیٰ!
ان کا کب عاشقِ صادق میں بنوں گا یا ربّ!

دے دے مرنے کی مدینے میں سعادت دے دے
کس طرح سندھ کے جنگل میں مروں گا یا ربّ!

مجھ گنہگار پہ گر نظر کرم ہوجائے
جامِ طیبہ میں شہادت کا پیوں گا یا ربّ!

حج کا ہر سال شرف دے دے تو مکہ آکر
جھوم کر کعبے کے چَو گرد پھروں گا یا ربّ!

کاش! ہر سال مدینے کی بہاریں دیکھوں
سبز گنبد کا بھی دیدار کروں گا یا ربّ!

اِذن سے تیرے سرِ حشر کہیں کاش! حضور
ساتھ عطّار کو جنت میں رکھوں گا یا ربّ!

یا الٰہی مغفرت کر بیکس و مجبور کی

ہر خطا تُو در گزر کر بیکس و مجبور کی
یا الٰہی! مغفرت کر بیکس و مجبور کی

یا الٰہی! کردے پوری از پئے غوث و رضا
آرزوئے دیدِ سرور بیکس و مجبور کی

زندگی اور موت کی ہے یا الٰہی! کشمکش
جاں چلے تیری رِضا پر بیکس و مجبور کی

اَعلیٰ عِلِّیِّیْن میں یا ربّ! اسے دینا جگہ
روح چل دے جب نکل کر بیکس و مجبور کی

یا خدا! پوری تمنا ہو بقیعِ پاک کی
از پئے حَسنین و حیدر بیکس و مجبور کی

واسطہ نورِ محمد کا تجھے پیارے خدا
گورِ تیرہ کر منور بیکس و مجبور کی

آپ کے میٹھے مدینے کی گلی کی یا نبی
حاضری ہو خیر سے ہر بیکس و مجبور کی

آمنہ کے لال! صدقہ فاطمہ کے لال کا
دور ساری آفتیں کر بیکس و مجبور کی

نفس و شیطاں غالب آئے لو خبر اب جلد تر
یا رسول اللہ! ہر بیکس و مجبور کی

جس کسی نے بھی دعا کے واسطے یا ربّ! کہا
کردے پوری آرزو ہر بیکس و مجبور کی

بہرِ شاہِ کربلا ہو دُور آقا ہر بلا
اے حبیبِ ربِّ داوَر! بیکس و مجبور کی

آپ خود تشریف لائے اپنے بیکس کی طرف
"آہ" جب نکلی تڑپ کر بیکس و مجبور کی

اے مدینے کے مسافر! تو کہانی دَرد کی
ان سے کہنا خوب روکر بیکس و مجبور کی

حال بگڑا، روح تڑپی جب مدینہ چھوٹ گیا
جان تھی غمگین و مُضطَر بیکس و مجبور کی

آپ کے سینے سے لگ کر موت کی یا مصطفیٰ
آرزو کب آئے گی بر بیکس و مجبور کی

نامۂ سگِ عطار میں حُسنِ عمل کوئی نہیں
لاج رکھنا روزِ محشر بیکس و مجبور کی

گو ذلیل و خوار ہوں کردو کرم

(الحمد للہ یہ کلام ۱۴۱۲ھ کی حاضری میں ۲۹/ ذوالحجۃ الحرام کو مسجدِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بیٹھ کر قلمبند کیا
اور اسی سال مشتاق عطاری نے صبح بہاراں عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محفل میں میمن مسجد میں پڑھا)

گو ذلیل و خوار ہوں کردو کرم
پر سگِ دربار ہوں کردو کرم

یا رسول اللہ! رحمت کی نظر
حاضرِ دربار ہوں کردو کرم

رحمتوں کی بھیک لینے کیلئے
حاضرِ دربار ہوں کردو کرم

مرضِ عصیاں کی دوا کے واسطے
حاضرِ دربار ہوں کردو کرم

اپنا غم دو چشم نم دو دردِ دل
حاضرِ دربار ہوں کردو کرم

آہ! پلّے کچھ نہیں حسنِ عمل
مفلس و نادار ہوں کردو کرم

علم ہے نہ جذبۂ حُسنِ عمل
ناقص و بے کار ہوں کردو کرم

عاصیوں میں کوئی ہم پلّہ نہ ہو
ہائے وہ بدکار ہوں کردو کرم

ہے ترقی پہ گناہوں کا مرض
آہ! وہ بیمار ہوں کردو کرم

تم گنہگاروں کے ہو آقا شفیع
میں بھی تو حقدار ہوں کردو کرم

دولتِ اخلاق سے محروم ہوں
ہائے! بد گفتار ہوں کردو کرم

آنکھ دے کر مدعا پورا کرو
طالبِ دیدار ہوں کردو کرم

دوست دشمن ہوگئے یا مصطفیٰ
بیکس و لاچار ہوں کردو کرم

کرکے توبہ پھر گناہ کرتا ہے جو
میں وہی عطار ہوں کردو کرم

سلسلہ آہ گناہوں کا بڑھا جاتا ہے

سلسلہ آہ! گناہوں کا بڑھا جاتا ہے
نت نیا جرم ہر اِک آن ہوا جاتا ہے

قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے
دل پر اک خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے

نفس و شیطان کی ہر آن اطاعت پہ دل
آہ مائل مرے اللہ! ہوا جاتا ہے

لاؤں وہ اشک کہاں سے جو سیاہی دھوئیں
گندگی میں مرا دل! حد سے بڑھا جاتا ہے

عارضی آفتِ دنیا سے تُو گھبرا جاتا ہوں
ہائے! بے خوف عذابوں سے ہوا جاتا ہوں

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر
یہ مرض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے

اصل برباد کُن امراض گناہوں کے ہیں
بھائی کیوں اس کو فراموش کیا جاتا ہے

اصل آفت تو ہے ناراضیٔ ربِّ اکبر
اس کو کیوں بھول کر برباد ہوا جاتا ہے

المدد یا شہِ ابرار! مدینے والے!
قلب سے خوفِ خدا دور ہوا جاتا ہے

آہ! دولت کی حفاظت میں تو سب ہیں کوشاں
حفظِ ایماں کا تصور ہی مٹا جاتا ہے

یاد رکھو! وہی بے عقل ہے، احمق ہے جو
کثرتِ مال کی چاہت میں مرا جاتا ہے

اپنی اُلفت کا مجھے جام پلادو ساقی!
قلب دنیا کی محبت میں پھنسا جاتا ہے

امتحاں کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ!
بے سبب بخش دے مولیٰ! ترا کیا جاتا ہے

آہ! آنسو غمِ دنیا میں بہے جاتے ہیں
دل بھی دنیا کے غموں ہی میں جلا جاتا ہے

اپنا غم ایسا عطا کر کہ کلیجہ پھٹ جائے
دیکھ کر سب کہیں دیوانہ چلا جاتا ہے

ولولہ سنتِ محبوب کا دے دے مالک!
آہ! فیشن پہ مسلمان مرا جاتا ہے

تیرے دیوانے مدینے کیلئے ہیں بیتاب
جانے کب اذن مدینے کا دیا جاتا ہے

آخری وقت ہے آجا مرے مدنی آجا
آہ! مجرم ترا دنیا سے شہا! جاتا ہے

جلوۂ پاک دکھا جا مرے مدنی آجا
آہ! مجرم ترا دنیا سے شہا! جاتا ہے

مجھ کو اب کلمہ پڑھا جا مرے مدنی آجا
آہ! مجرم ترا دنیا سے شہا! جاتا ہے

مجھ کو سینے سے لگا جا مرے مدنی آجا
آہ! مجرم ترا دنیا سے شہا! جاتا ہے

میرے عصیاں کو مٹا جا مرے مدنی آجا
آہ! مجرم ترا دنیا سے شہا! جاتا ہے

میرے آقا! سرِ محشر مرا پردہ رکھنا
راز عیبوں کا مرے فاش ہوا جاتا ہے

آؤ اب بہرِ شفاعت مرے شافع! آؤ
آہ! بدکار عذابوں میں گھرا جاتا ہے

مسکرا کر مری سرکار! مجھے کہہ دو نا!
آ تجھے دامنِ رحمت میں لیا جاتا ہے

کاش! عطار سے فرمائیں قیامت میں حضور
لے مبارک! کہ تجھے بخش دیا جاتا ہے

آہ ہر لمحہ گنہ کی کثرت و بھرمار ہے

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت و بھرمار ہے
غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بد اطوار ہے

مجرموں کے واسطے دوزخ بھی شعلہ بار ہے
ہر گنہ قصداً کیا ہے اس کا بھی اقرار ہے

آہ! نافرمانیاں، بدکاریاں، بیباکیاں
آہ! نامے میں گناہوں کی بڑی بھرمار ہے

چھپ کے لوگوں سے گناہوں کا رہا ہے سلسلہ
تیرے آگے یا خدا! ہر جرم کا اظہار ہے

زندگی کی شام ڈھلتی جا رہی ہے ہائے نفس!
رات دن بھر بھی گناہوں کا گرم بازار ہے

یا خدا! رحمت تری حاوی ہے تیرے قہر پر
فضل و رحمت کے سہارے جی رہا بدکار ہے

بندۂ بدکار ہوں بے حد ذلیل و خوار ہوں
مغفرت فرما الٰہی! تُو بڑا غفار ہے

موت کے جھٹکوں پہ جھٹکے آ رہے ہیں المدد
سخت بے چینی کے عالم میں گھرا بیمار ہے

اب سرِ بالیں خدارا مسکراتے آیئے
جاں بلب شاہِ مدینہ طالبِ دیدار ہے

غسل دینے کیلئے غسال بھی اب آچکا
غسلِ میت ہو رہا ہے اور کفن تیار ہے

یا نبی پانی سے سارا جسم میرا دھل گیا
نامۂ اعمال کو بھی غسل اب درکار ہے

لاد کر کندھوں پہ احباب آہ! قبرستاں چلے
واسطے تدفین کے گہرا گڑھا تیار ہے

قبر میں مجھ کو لٹاکر اور مٹی ڈال کر
چل دیئے ساتھی نہ پاس اب کوئی رشتے دار ہے

خواب میں ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا
جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے

یا رسول اللہ! آکر قبر روشن کیجئے
ذات بے شک آپ کی تو منبعِ انوار ہے

قبر میں شاہِ مدینہ آ چکے منکر نکیر
ہو کرم! لِلّٰہ! بندہ بیکس و لاچار ہے

یا نبی! جنت کی کھڑکی قبر میں کھلوایئے
پھر تو فضلِ ربّ سے اپنی قبر بھی گلزار ہے

تُو نے دنیا میں بھی عیبوں کو چھپایا یا خدا!
حشر میں بھی لاج رکھنا تُو خدا ستار ہے

نیکیاں پلے نہیں آقا شفاعت کیجئے
آپ کی نظرِ کرم ہوگی تو بیڑا پار ہے

یا نبی! عطار کو جنت میں دے اپنا جوار
واسطہ صدیق کا جو تیرا یارِ غار ہے

کاش! ہو ایسی مدینے میں کبھی تو حاضری
یہ خبر آئے وطن میں، مرگیا سگِ عطار ہے

مثنوی عطار

(1)

حمدِ ربِّ مصطفیٰ سے ابتدا ہو دُرود اُمّی نبی پر دائما
اس جہاں میں ہر طرف ہیں مشکلیں ہر جگہ ہیں آفتیں ہی آفتیں
کچھ گھرے غم میں تو کچھ بیمار ہیں تو کوئی قرضے کے زیرِ بار ہیں
ہے یہاں دنیا میں کوئی بھی سکھی؟ جی نہیں ہرگز نہیں، سب ہیں دُکھی
چل دیئے دنیا سے سب شاہ و گدا کوئی بھی دنیا میں کب باقی رہا!
جیتنے دنیا سکندر تھا چلا جب گیا دنیا سے خالی ہاتھ تھا
لہلہاتے کھیت ہوں گے سب فنا خوش نما باغات کو ہے کب بقا؟
تُو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟ تُو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟

مثنوی عطار (2)

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار ۔۔۔ تُو اچانک موت کا ہوگا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ! ۔۔۔ جان جاکر ہی رہے گی یاد رکھ!
گر جہاں میں سو برس تو جی بھی لے ۔۔۔ قبر میں تنہا قیامت تک رہے
جب فرشتہ موت کا چھا جائے گا ۔۔۔ پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے ۔۔۔ خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
دبدبہ دنیا ہی میں رہ جائے گا ۔۔۔ حُسن تیرا خاک میں مل جائے گا
تیری طاقت تیرا فن عہدہ تیرا ۔۔۔ کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ تیرا
قبر روزانہ یہ کرتی ہے پکار ۔۔۔ مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بیشمار
یاد رکھ میں ہوں اندھیری کوٹھڑی ۔۔۔ تجھ کو ہوگی مجھ میں سُن وحشت بڑی
میرے اندر تُو اکیلا آئے گا ۔۔۔ ہاں مگر اعمال لیتا آئے گا
نرم بستر گھر پہ ہی رہ جائیں گے ۔۔۔ تجھ کو فرشِ خاک پر دفنائیں گے
جب اندھیری قبر میں تُو جائے گا ۔۔۔ روئے گا چلّائے گا گھبرائے گا
کام مال و زر وہاں نہ آئے گا ۔۔۔ غافل انساں یاد رکھ پچھتائے گا
جب ترے ساتھی تجھے چھوڑ آئیں گے ۔۔۔ قبر میں کیڑے تجھے کھا جائیں گے
قبر میں تیرا کفن پھٹ جائے گا ۔۔۔ یاد رکھ نازک بدن پھٹ جائے گا
تیرا اک اک بال تک جھڑ جائے گا ۔۔۔ خوبصورت جسم سب سڑ جائے گا
آہ! اُبل کر آنکھ بھی بہہ جائے گی ۔۔۔ کھال اُدھڑ کر قبر میں رہ جائے گی
سانپ بچھو قبر میں گر آ گئے! ۔۔۔ کیا کرے گا بے عمل گر کھا گئے!
گورِ نیکاں باغ ہوگی خلد کا ۔۔۔ مجرموں کی قبر دوزخ کا گڑھا
کھلکھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر! ۔۔۔ قبر میں روئے گا چیخیں مار کر

مثنوی عطار

(3)

ہوگیا تجھ سے خدا ناراض اگر
قبر سن لے آگ سے جائے گی بھر

بے نمازی تیری شامت آئے گی
قبر کی دیوار بس مل جائے گی

توڑ دے گی قبر تیری پسلیاں
دونوں ہاتھوں کی ملیں جوں اُنگلیاں

عُمر میں چھوٹی ہے گر کوئی نماز
جلد ادا کرلے آ غفلت سے باز

جو قضا بے عذر اک روزہ کرے
نار میں تو لاکھ برسوں تک جلے

اے جواری تُو جُوا سے باز آ
ورنہ پھنس جائے گا جس دن تُو مرا

اے ملاوٹ کرنے والے مان جا
خود کو یوں دوزخ کا ایندھن مت بنا

دودھ میں پانی پلانا چھوڑ دو
اور ناجائز کمانا چھوڑ دو

چھوڑ دو اے تاجرو! کم تولنا
جھوٹ چھوڑو بیچنے میں بولنا

بھائیوں کا دل دُکھانا چھوڑ دو
اور تمسخر بھی اُڑانا چھوڑ دو

مت کسی کا حق دَبانا رکھ لو یاد
سخت تر از حق ربّ حق العباد

سُود رِشوت میں نحوست ہے بڑی
نیز دوزخ میں سزا ہوگی کڑی

دل دکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا
ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا

بدگمانی، جھوٹ، غیبت، چغلیاں
چھوڑ دے تو ربّ کی سب نافرمانیاں

مت نکالو تم کسی کو گالیاں
یہ کبیرہ ہے گناہ سن لو میاں

تُو چرس سے باز آ مت پی شراب
دوجہاں ہوجائیں گے ورنہ خراب

فلم دیکھے اور جو گانے سنے　　کیل اس کی آنکھ، کانوں میں ٹھکے

فلم بیں کی آنکھ میں دوزخ کی آگ　　بعدِ مُردن ہوگی، تو ٹی۔وی سے بھاگ

چھوڑ دے ٹی۔وی کو وی۔سی۔آر کو　　کردے یوں راضی شہِ ابرار کو

بینڈ باجوں سے تُو کوسوں دُور بھاگ　　ورنہ دوزخ کی تجھے کھائے گی آگ

مت بجاؤ بھائیو! تم تالیاں　　اس طرح کی چھوڑ دو نادانیاں

اے مری بہنو! سدا پردہ کرو　　تم گلی کوچوں میں مت پھرتی رہو

اپنے دَیور سے سدا پردہ کرو　　”دَیوَروں“ سے بے تکلّف مت بنو

ورنہ سن لو قبر میں جب جاؤ گی　　سانپ بچھو دیکھ کر چلّاؤ گی

اے بہن! اپنے میاں کو مت ستا　　جب مرے گی پائے گی اس کی سزا

تُو بھی بھائی دھیان رکھ گھر بار کا　　ورنہ ہوگا مستحق تُو نار کا

یا الٰہی! نیک کر سگِ عطار کو　　بخش دے بہرِ نبی بدکار کو

مثنوی عطار

(4)

سنتوں سے بھائی رِشتہ جوڑ تُو
نت نئے فیشن سے منہ کو موڑ تُو

شادیوں میں مت گنہ نادان کر
خانہ بربادی کا مت سامان کر

سادگی شادی میں ہو سادہ جہیز
جیسا نبی فاطمہ کا تھا جہیز

نیکیاں کر جلد تُو بدیوں سے بھاگ
قبر میں ورنہ بھڑک اُٹھے گی آگ

کینۂ مسلم سے سینہ پاک کر
اتباعِ صاحبِ لولاک کر

چھوڑ دے داڑھی منڈانا ہے حرام
ایک مٹھی سے گھٹانا ہے حرام

جو بھی داڑھی پر ہنسے گا بد لگام
نارِ دوزخ میں رہے گا وہ مدام

ہے حرام ان کی شفاعت سن ذرا
تارکِ سنت تو محشر میں پھنسا

چھوڑ دے سارے غلط رسم و رواج
سنتوں پہ چلنے کا کر عہد آج

خوب کر ذکرِ خدا و مصطفیٰ
دل مدینہ یاد سے ان کی بنا

کر عطا یا ربّ غمِ شاہِ اُمم
بھول جائیں ہر غم شاہِ اُمم

سنتوں کو لوٹنا جاکے متاع
ہو جہاں بھی سنتوں کا اجتماع

از طفیل غوثِ اعظم یا غفور!
بخش دے ہم عاصیوں کے سب قصور

یا خدا! ہے التجا عطار کی
سنتیں اپنائیں سب سرکار کی

یا الٰہی! از پئے شاہِ اُمم
حشر میں عطارؔ کا رکھنا بھرم

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے
مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے
جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

مِلے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے
مکیں ہوگئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھاگئی نوجواں کیسے کیسے

اَجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا
اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اک لے کے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا
پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹ سارا

بڑھاپے سے پاکر پیامِ قضا بھی
نہ چونکا، نہ چیتا، نہ سنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے انتہا بھی!
جُنوں کب تلک؟ ہوش میں اپنے آ بھی

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آکے کیا کیا ستایا
اَجل تیرا کردے گی بالکل صفایا

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا
ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جِیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا
تجھے حسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی
جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجل بھی
بس اب اپنے اس جَہل سے تُو نکل بھی
یہ طرزِ مَعیشت اب اپنا بدل بھی

یہ دنیائے فانی ہے محبوب تجھ کو
ہوئی آہ! کیا چیز مرغوب تجھ کو
کیا ہائے! شیطاں نے مغلوب تجھ کو
سمجھ لینا اب چاہئے خوب تجھ کو

نہ دِلدادۂ شعر گوئی رہے گا
نہ گرویدۂ شُہرہ جُوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا
رہے گا تو ذکرِ نکوئی رہے گا

جب اِس بزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر
اور اُٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر
یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیونکر!

جہاں میں کہیں شورِ ماتم بَپا ہے
کہیں فقر و فاقہ سے آہ و بکا ہے
کہیں شکوۂ جور و مکر و دغا ہے
غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے
مت تو بن انجان آخر موت ہے

رکھ خیال کوچ ملکِ آخرت
کہتا ہے رحمان آخر موت ہے

خطبۂ لولاک جن کے حق میں ہے
ان کا ہے فرمان آخر موت ہے

شان و شوکت کے نہ ہونے کا عزیز
ہے عبث ارمان آخر موت ہے

عیش و غم میں صابر و شاکر رہے
ہے وہی انسان آخر موت ہے

پیشتر مرنے سے کرنا چاہئے
موت کا سامان آخر موت ہے

کار دِین سے رکھ نہ رکھ دُنیا سے کام
پھر نہ سر گردن آخر موت ہے

جمعہ میں سستی جماعت میں دِرنگ
ہے نہیں شایان آخر موت ہے

کیوں نہیں دیتے زکوٰۃ اہلِ نصاب
کیا نہیں ہے دھیان آخر موت ہے

حق کسی کا مت تلف کر ہے ستم
حق کو تو پہچان آخر موت ہے

ملک فانی میں فنا ہر شے کو ہے
سن لگا کر کان آخر موت ہے

مرگیا فرعون و قارون مرگیا
مرگیا ہامان آخر موت ہے

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی
عاقل و نادان آخر موت ہے

کیا خوشی ہو دل کو چند زیست سے
غمزدہ ہے جان آخر موت ہے

دولتِ دنیا کو سمجھا ہے نفع
دیں کا ہے نقصان آخر موت ہے

ہوگیا جو تو سکندر وقت کا
تو بھی اے سلطان آخر موت ہے

گو سلیمانِ زمانہ بھی ہوا
منفعت من جان آخر موت ہے

کثرتِ اولاد و ثروت پر غرور
کیوں ہے اے ذیشان آخر موت ہے

حکمت و عقل و ہنرمندی میں تو
گرچہ ہے لقمان آخر موت ہے

زور و طاقت میں کوئی تجھ سا نہیں
رستمِ دوران آخر موت ہے

لحنِ داؤدی ترا سب کو پسند
گر ہے خوش الحان آخر موت ہے

رحمتِ حق گر تجھے درکار ہے
سب پہ کر احسان آخر موت ہے

حسن پر نازاں جوانی میں نہ ہو
اے دموں کی جان آخر موت ہے

حکم خالق کے بجا لا تو تمام
دیکھ لے قرآن آخر موت ہے

ہے برابر تختہ ہو یا خاک ہو
دے خدا ایمان آخر موت ہے

اس سرائے ہستیٔ فانی میں ہم
دم کے ہیں مہمان آخر موت ہے

بارہا علیؔ تجھے سمجھا چکے
مان یا مت مان آخر موت ہے

مرقبہ موت

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے — کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
تو نے منصب بھی کوئی پایا تو کیا؟ — ڈھیروں مال و زر بھی ہاتھ آیا تو کیا؟
قیصر عالیشان بنوایا تو کیا؟ — دبدبہ اپنا بھی دِکھلایا تو کیا؟
یہ حسینوں کی چمک اور مٹک — دیکھ کر ہرگز نہ رستے سے بھٹک
ساتھ ان کا چھوڑ، ہاتھ اپنا جھٹک — بھول کر بھی پاس ان کے نہ پھٹک
حسنِ ظاہر پر اگر تو جائے گا — عالمِ فانی سے دھوکا کھائے گا
یہ زہریلا سانپ ہے ڈس جائے گا — رہ نہ غافل یاد رکھ پچھتائے گا
کوچ ہائے بے خبر ہونے کو ہے — ہائے یہ غفلت، سحر ہونے کو ہے
باندھ لے توشہ سفر ہونے کو ہے — ختم بس اب ہر بشر ہونے کو ہے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے — کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
نفس اور شیطان ہیں خنجر در بغل — وار ہونے کو ہے اے غافل سنبھل
آ نہ جائے دین و ایمان میں خلل — باز آ تُو باز آ اے بد عمل
یک لخت آ پہنچے جو سر پر اجل — پھر کہاں تُو اور کہاں دارالعمل
جائے گا یہ بے بہا موقع نکل — پھر نہ ہاتھ آئے گی عمر بے بدل
تجھ کو غافل عقبیٰ کچھ نہیں — کھا نہ دھوکہ عیش دنیا کچھ نہیں
زندگی ہے چند روزہ کچھ نہیں — کچھ نہیں اس کا بھروسہ کچھ نہیں
ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن — قبر میں ہوگا ٹھکانہ ایک دن
منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن — اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
چند روزہ ہے یہ دنیا کی بہار — دل لگا اس سے نہ غافل، خبردار
عمر اپنی یوں نہ غفلت میں گزار — ہوشیار اے غفلت بھرے ہوشیار

تُو سمجھ نہ ہرگز نہ قاتل موت کو   زندگی کا جان حاصل موت کو

رکھتے ہیں محبوب عاقل موت کو   یاد رکھ! ہر وقت غافل موت کو

ترک اب ساری فضولیات کر   یوں نہ ضائع اپنے تو اوقات کر

رہ نہ غافل یادِ حق دن رات کر   ذکر فکر موت تو دن رات کر

آنے والی کس سے ٹالی جائے گی   جان ٹھہری جانے والی جائے گی

روح رگ رگ سے نکالی جائے گی   تجھ پر ایک دن خاک ڈالی جائے گی

بزم عالم میں فنا کا دور ہے   جائے عبرت ہے مقام غور ہے

تو ہے غافل یہ ترا کیا طور ہے   بس کوئی دن زندگانی اور ہے

سرکشی زیر فلک زیبا نہیں   دیکھ جانا ہے تجھے زیر زمیں

جبکہ مرنا ہے تجھے حق الیقین   چھوڑ کر فکر این و آں کر فکر دیں

ایسی غفلت یہ تیری ہستی نہیں   دیکھ جنت اس قدر سستی نہیں

رہ گزر دنیا ہے، یہ بستی نہیں   جائے عیش و عشرت و مستی نہیں

عیش کر غافل نہ تو آرام کر!   مال حاصل کر نہ پیدا نام کر!

یادِ حق دنیا میں صبح و شام کر   جس لئے آیا ہے تو وہ کام کر

مال و دنیا کا بڑھانا ہے عبث   زائد از حاجت کمانا ہے عبث

دل کا دنیا سے لگانا ہے عبث   رہ گزر کر گھر بنانا ہے عبث

عیش و عشرت کیلئے انسان نہیں   یاد رکھ تو بندہ ہے مہماں نہیں

غفلت و سستی تجھے شایاں نہیں   بندگی کر تو اگر ناداں نہیں

قیصر اور سکندر و جم چل بسے   زال اور سہراب و رستم چل بسے

کیسے کیسے شیر و ضیغم چل بسے   سب دکھا کر اپنا دم خم چل بسے

کیسے کیسے گھر اُجاڑے موت نے   سر و قد قبروں میں گاڑے موت نے

کھیل کتنوں کے بگاڑے موت نے ۔۔۔ پہلواں کیا کیا پچھاڑے موت نے

تُو ہے اس عبرت کدہ میں بھی مگن ۔۔۔ گو ہے یہ دارالمحن بیت الحزن

عقل سے خارج ہے یہ تیرا چلن! ۔۔۔ چھوڑ غفلت، عاقبت اندیش بن

یہ تری غفلت ہے بے عقلی بڑی ۔۔۔ مسکراتی ہے قضا سر پر کھڑی

موت کو پیش نظر رکھ ہر گھڑی ۔۔۔ پیش آنے کو ہے یہ منزل کڑی

گرتا ہے دنیا پہ تو پروانہ وار ۔۔۔ گو تجھے جینا پڑے انجام کار

پھر یہ دعوٰی ہے کہ ہم ہیں ہوشیار ۔۔۔ کیا یہی ہے ہوشیاروں کا شعار

حیف دنیا کا ہوا پروانہ تو ۔۔۔ اور کرے عقبیٰ کی کچھ پروا نہ تو

کس قدر ہے عقل سے بیگانہ تو ۔۔۔ اس پہ بنتا ہے بڑا فرزانہ تو

دفن خود لاکھوں کیلئے زیر زمین ۔۔۔ پھر مرنے کا نہیں حق الیقین

تجھ سے بڑھ کر بھی کوئی غافل نہیں ۔۔۔ کچھ تو عبرت پکڑ اے نفس لعین

یوں نہ اپنے آپ کو بیکار رکھ ۔۔۔ آخرت کے واسطے تیار رکھ

غیر حق سے قلب کو بیزار رکھ ۔۔۔ موت کا ہر وقت انتظار رکھ

ہے یہ لطف و عیش دنیا چند روز ۔۔۔ ہے یہ دور جام مینا چند روز

دارِ فانی میں ہے رہنا چند روز ۔۔۔ اب تو کر لے کار عقبیٰ چند روز

ہو رہی ہے عمر مثل برف کم ۔۔۔ چپکے چپکے رفتہ رفتہ دم بدم

سانس ہے اک رہرو ملک عدم ۔۔۔ دفعتہً اک روز ہوجائے گا ختم

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور ۔۔۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

زندگی اک دن گزرنی ہے ضرور ۔۔۔ قبر میں میت اترنی ہے ضرور

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے

اے خاصہ خاصانِ رُسل وقتِ دعا ہے
اُمت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریبُ الغرباء ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقراء ہے

جو دین ہوئی بزم جہاں سے فروزاں
اب اُس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے

جس دین کی حجت سے سب ادیان تھے مغلوب
اب معترض اس دین پہ ہر ہر زہ سرا ہے

چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں
پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے

گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی
پر نام تیری قوم کا یہاں اب بھی بڑا ہے

ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے

وہ قوم کہ آفاق میں جو سر بہ فلک تھی
وہ یاد میں اسلاف کی اب رو بہ قضا ہے

جو قوم کہ مالک تھی علوم اور حِکم کی
اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے

کھوج ان کے کمالات کا لگتا ہے اب اتنا
گم و شت میں آہ قافلہ بے طبل و درا ہے

جو کچھ ہیں یہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ برے کام کا انجام برا ہے

فریاد ہے اے کشتیٔ اُمت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اے چشمہ رحمت بابی انت و اُمّی
دنیا پہ تیرا لطف سدا عام رہا ہے

جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چھڑایا
جب تُو نے کیا نیک سلوک ان سے کیا ہے

سو بار تیرا دیکھ کے عفو اور ترحیم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے

برتاؤ ترے جبکہ یہ اعداء سے ہیں اپنے
اعداء سے غلاموں کو کچھ اُمید سوا ہے

کر حق سے دعا اُمتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت اس کا جہاز آکے گھرا ہے

اُمت میں تیری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
دلدادہ تیرا ایک سے ایک ان میں سوا ہے

ایمان جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے
وہ تیری محبت تیری عترت کی ولا ہے

جو خاک تیرے در پہ ہے جاروب سے اُڑتی
وہ خاک ہمارے لئے داروئے شفا ہے

جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف
اب تک وہیں قبلہ تیری اُمت کا رہا ہے

جس شہر نے پائی تیری ہجرت سے سعادت
کعبے سے کشش اس کی ہر ایک دن میں سوا ہے

کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو تیرے کیا
اب تک تو تیرے نام پہ ایک ایک فدا ہے

ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ دعا ہے

پر فکر تیرے دین کی عزت کی سدا ہے
خود جاہ کے طالب نہ ہیں عزت کے خواہاں

برگ خزاں

(نثار علی اُجاگر عطاری قادری)

اُجاگر آسمان کب تک رہے گا — زمیں کا بھی نشاں کب تک رہے گا

بیاباں کب تک پیاسے رہیں گے — سمندر بھی رواں کب تک رہے گا

مسافر ہے یہاں ہر ایک انسان — کوئی آخر یہاں کب تک رہے گا

رہے گا کب تک رنگ گلستاں — یہ برگ خزاں کب تک رہے گا

اجل کی چیخ سن لے گی ہر ایک شے — کسی کا بھی نشاں کب تک رہے گا

یہاں پھیکے پڑیں گے رنگ ہستی — یہ خوشبوؤں کا جہاں کب تک رہے گا

فنا کے گھاٹ اترے بچے بوڑھے — پھر آخر تو جواں کب تک رہے گا

فریب زینت نے پاگل بنایا — یہ آنکھوں کا دھواں کب تک رہے گا

شکستہ ہوتی قبریں کہہ رہی ہیں — یہ دنیا کا سماں کب تک رہے گا

بچھڑ جائیں گے راہی منزلوں سے — کوئی بھی کارواں کب تک چلے گا

قضا کی دھوپ کھالے گی بدن کو — جہاں میں سائباں کب تک رہے گا

ڈبو دے گی قضا سارے سفینے — کسی کا بادباں کب تک رہے گا

فضا سب کھینچ لے گی گھر کے تنکے — اُجاگر آشیاں کب تک رہے گا

موجِ خزاں

(نثار علی اُجاگر عطاری قادری)

موجِ خزاں پہ دامنِ گل کو کتر گئی
وہ حسنِ لالہ فام جوانی کدھر گئی

اُڑتی پھری ہے خاک بڑے بادشاہوں کی
کیسے بڑے یہ محلوں کی مٹی بکھر گئی

ایک بوا لہوس بھی دنیا میں باقی نہیں رہا
سب پر ہی موت اپنا سدا وار کر گئی

دیکھو بڑے غرور میں تھا ابو جہل مگر
سیفِ معوذ و معاذ قتل کر گئی

برباد وقت مت کرو توبہ کرو اُٹھو
اُٹھو بھی جاگ جاؤ کہ خواب سحر گئی

کیسا اندھیرا قبر میں ہے دیکھ تو سہی
آنکھیں اُبل پڑیں کہ ہر ہڈی بکھر گئی

عصیاں سے پاک مجھ کو بھی کیجئے میرے نبی
میں بھی کہوں کہ خصلتِ سوء ہر گزر گئی

سرکار اشفعی لی مرے سرکار اشفعی لی
لاکھوں کی بن گئی ہے تیری جب نظر گئی

رنگینیٔ جہاں پہ اُجاگرؔ مرے ہے کیوں
کتنوں کی موت دیکھ کر آئی گذر گئی

کوئی گل باقی رہے گا

(حضرت کافیؔ علیہ الرحمۃ)

کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائے گا — پر رسول اللہ کا دینِ حسن رہ جائے گا

ہم سفیرو باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا — بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا

اطلس و کمخواب کی پوشاک پر نازاں نہ ہو — اس تنِ بے جان پر خاکی کفن رہ جائے گا

جو پڑھے گا صاحبِ لولاک پر ہر دم درود — آگ سے محفوظ اس کا تن بدن رہ جائے گا

سب فنا ہو جائیں گے کافیؔ ہے لیکن حشر تک — نعتِ حضرت کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

دل غافل

(حضرت غلام)

دل آہ غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جاتا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سماتا ہے

تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
یہ ہوگا قبر میں اک دن اِسے کیڑوں نے کھاتا ہے

اجل کے روز کو کر یاد، کر سامان چلنے کا
زمیں کے فرش پر سونا ہے اینٹوں کا سرہانہ ہے

عزیزا یاد کر اس دن کہ عزرائیل آئیں گے
نہ کوئی ساتھ جاوے گا اکیلے تُو نے جانا ہے

غلامؔ اک دم نہ ہو غافل حیاتی پر نہ ہو غُرا
خدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل
عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل
عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل
عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل
عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل
عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل
عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل
عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل۔ عزوجل

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم
رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم
رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم
رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم
رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ رضی اللہ تعالی عنہم

رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن
رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن
رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن
رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن
رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن۔ رضی اللہ تعالی عنہن

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم